فتاوٰی انتظاریہ
حصہ ہشتم (8)
از
انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ
نظرِ ثانی
ابو احمد مفتی انس رضا قادری دامت برکاتہم
پیشکش: الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

فتویٰ نمبر	فہرست
	عقائد
701	عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
702	بد مذہبوں سے تعلق رکھنے کا حکم
703	غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا وزٹ
704	اولیاء اللہ سے ڈائریکٹ کچھ مانگنا
705	امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ بتانا
706	جاگتی آنکھوں سے اور خواب میں دیدار الٰہی
707	وطن کی محبت ایمان کا حصہ
708	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آقا و مولا کہنا کیسا؟
709	صحابہ کرام کے گستاخ سے قطع تعلق کا حکم
710	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شہزادے
711	جنت میں داڑھی ہو گی یا نہیں ؟
	طہارت
712	نماز توڑنے سے وضو کا حکم

فہرست	فتویٰ نمبر

فتویٰ نمبر	فہرست

فتویٰ نمبر	فہرست

فہرست	فتویٰ نمبر

701

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوال: بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ نہیں ہیں انہیں کیا جواب دیا جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: محمد حسن عطاری

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور اس پر بکثرت قرآن و حدیث میں دلائل موجود ہیں۔ سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن دارمی، سنن کبریٰ للبیہقی، سنن کبریٰ للنسائی، مسند احمد بن حنبل، مصنف ابن ابی شیبہ، اور صحیح ابن حبان میں ہے، واللفظ للاول: ”قال رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اكثروا على من الصلوة فيه فان صلاتكم معروضة على:قالوا:وكيف تعرض صلاتنا عليك وقد ارمت، فقال ان الله عزوجل حرم على الارض اجساد الانبياء“ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھ پر کثرت کے ساتھ جمعہ کے دن درود پڑھو، کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، صحابہ نے عرض کیا کہ ہمارا درود کیسے آپ پر پیش ہو گا، حالانکہ آپ تو ظاہری وصال فرما چکے ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی نے زمین پر انبیاء (علیہم السلام) کے اجسام کھانا حرام کر دیا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ــــــ الخ، ۲/ ۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/17 جون 2023ء

بدمذھبوں سے تعلق رکھنے کا حکم

سوال: کسی بدمذھب سے تعلق رکھنا اور بات چیت کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بدمذھبوں سے تعلق رکھنا انکے پاس بیٹھنا جائز نہیں اور ان کے ساتھ بات چیت کرنا بھی منع ہے۔اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾
ترجمہ کنزالعرفان: ''اور اگر شیطان تمہیں بھلادے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔''

(القرآن الکریم، پارہ 7، سورۃ الانعام، آیت 68)

مذکورہ بالا آیت کے تحت علامہ ملّا احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ''وان القوم الظالمین یعم المبتدع والفاسق والکافر، والقعود مع کلھم ممتنع'' ترجمہ: آیت میں موجود لفظ (الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ) بدعتی، فاسق اور کافر سب کو شامل ہے اور ان تمام کے ساتھ بیٹھنا منع ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، سورہ انعام، تحت الآیۃ 68، صفحہ 388، مطبوعہ: کوئٹہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدمذہبوں کی صحبت سے دور رہنے کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: ''فایاکم وایاھم، لا یضلونکم، ولا یفتنونکم'' ترجمہ: تم ان سے دور رہو اور وہ تم سے دور رہیں، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔

(صحیح المسلم، باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء، جلد 1، صفحہ 33، مطبوعہ: لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذو القعدۃ الحرام 1444ھ/18 جون 2023ء

703

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا وزٹ کرنا

سوال: غیر مسلموں کی عبادت گاہوں جیسے گرجا گھر، مندر وغیرہ میں وزٹ کے لیے جانا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پروف ریڈنگ: محمد وصی صابری

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

غیر مسلموں کی عبادت گاہوں میں مسلمانوں کا جانا جائز نہیں کیونکہ یہ شیاطین کے جمع ہونے کی جگہیں ہیں۔ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: گروہ میلہ اُن کا مذہبی ہے جس میں جمع ہو کر اعلانِ کفر و اَدائے رُسومِ شرک (یعنی اعلانیہ شعائرِ کفر و شرک کی ادائیگی) کریں گے تو بقصدِ تجارت بھی جانا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے، اور ہر مکروہِ تحریمی صغیرہ، اور ہر صغیرہ اصرار سے کبیرہ۔ علماء تصریح فرماتے ہیں کہ مَعابدِ کفّار (یعنی کفّار کی عبادت گاہوں) میں جانا مسلمان کو جائز نہیں، اور اس کی علّت یہی فرماتے ہیں کہ وہ مجمعِ شیاطین (شیطانوں کے جمع ہونے کی جگہیں) ہیں، یہ قطعاً یہاں بھی متحقّق، بلکہ جب وہ مجمع بغرضِ عبادتِ غیرِ خدا (یعنی غیرِ خدا کی عبادت کے لئے) ہے، تو حقیقۃً معابدِ کفّار (کافروں کے عبادت خانے کے حکم) میں داخل کہ معبد (عبادت خانہ) بوجہِ اُن افعال کے معبد ہیں، نہ بسببِ سقف و دیوار (نہ کہ چھت اور دیوار کی وجہ سے)

(فتاویٰ رضویہ، جلد 23، صفحہ 523، رضا فاؤنڈیشن لاہور ملتقطاً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 18 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471912267

704

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

اولیاء اللہ سے ڈائریکٹ کچھ مانگنا

سوال: اولیاء کرام کے مزارات پر جا کر کہنا کہ فلاں چیز عطا کر دیں کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اولیاء کرام سے ڈائریکٹ مدد مانگنا یا ان سے اپنی کسی جائز حاجت کا سوال کرنا بلکل جائز ہے شرعا اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ حقیقی مددگار اور عطا کرنے والا اللہ رب العزت ہی ہے اس کے برگزیدہ بندے اس کی عطا سے مدد اور فریاد رسی فرماتے ہیں۔ اللہ عزوجل قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: (اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ) یعنی اے مسلمانو! تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔ (سورۃ المائدہ، آیت 55)

تفسیر صاوی میں آیت (وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ) کے تحت ہے: "المراد بالدعاء العبادۃ وحینئذ فلیس فی الآیۃ دلیل علی ما زعمہ الخوارج من ان الطلب من الغیر حیا او میتا شرک فانہ جھل مرکب لان سوال الغیر من حیث اجراء اللہ النفع او الضرر علی یدہ قد یکون واجبا لانہ من التمسک بالاسباب ولا ینکر الاسباب الا جحود او جھول" ترجمہ: آیت میں پکارنے سے مراد عبادت کرنا ہے، لہٰذا اس آیت میں ان خارجیوں کی دلیل نہیں ہے جو کہتے ہیں کہ غیر خدا سے خواہ زندہ ہو یا فوت شدہ کچھ مانگنا شرک ہے، خارجیوں کی یہ بکواس جہل مرکب ہے، کیونکہ غیر خدا سے مانگنا اس طرح کہ رب ان کے ذریعے سے نفع و نقصان دے، کبھی واجب بھی ہوتا ہے کہ یہ طلب اسباب ہے اور اسباب کا انکار نہ کرے گا مگر منکر یا جاہل۔

(تفسیر صاوی، جلد 4، صفحہ 1550، مطبوعہ لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 17 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

امام حسین کی شان انبیاء سے زیادہ بتانا

سوال: اگر کوئی امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان انبیاء سے زیادہ مانے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کوئی شخص امام حسین رضی اللہ عنہ یا کسی بھی غیر نبی کی شان و مرتبہ انبیاء سے زیادہ بتائے تو وہ مسلمان نہیں رہے گا۔ منح الروض الازہر میں ہے: (أن الولی لا یبلغ درجة النبی، فما نقل عن بعض الكرامية من جواز كون الولی أفضل من النبی كفر وضلالة والحاد وجهالة)، ملتقطاً۔ ترجمہ: بے شک ولی نبی کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا پس جو بعض کرامیہ سے اس کا جواز منقول ہے کہ ولی نبی سے افضل ہو سکتا ہے یہ کفر و گمراہی اور الحاد اور جہالت ہے۔

(منح الروض الازہر، صفحہ 121)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: انبیائے کرام، تمام مخلوق یہاں تک کہ رُسُل ملائکہ سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیرِ نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے، کافر ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ اول، صفحہ 49، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

29 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/ 19 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO: 923471932267

دنیا میں جاگتی آنکھوں سے اور خواب میں دیدار الٰہی

سوال: حضور ﷺ نے جاگتی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار کیا ہے کیا اس طرح کسی اور نے بھی اللہ پاک کا دیدار کیا ہے؟ اور کیا کوئی انسان خواب میں اللہ پاک کا دیدار کر سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

اس دنیا میں جاگتی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار کرنا صرف حضور ﷺ کا خاصہ ہے حضور ﷺ کے علاوہ کسی نے بھی حضور کا جاگتی آنکھوں سے دیدار نہیں کیا اور نہ ہی یہ کسی اور کے لیے ممکن ہے جو اس کا دعوی کرے کہ اس نے اللہ کا دیدار جاگتی آنکھوں سے کیا اس پر کفر کا حکم ہے ہاں خواب کی حالت میں کوئی بھی اللہ پاک کا دیدار کر سکتا ہے جیسا کہ اولیاء کرام سے خواب میں دیدار الٰہی کرنا ثابت ہے۔ بیداری میں دیدارِ الٰہی کا دعوی کرنے والے پر حکم کفر ہونے کے بارے میں المعتقد المنتقد میں ہے: ''کفر وامدعی الرویۃ کما أن القاری فی ذیل قول القاضی وکذالک من ادعی مجالسۃ اللہ تعالی والعروج الیہ ومکالمتہ'' قال: وکذا من ادعی رویتہ سبحانہ فی الدنیا بعینہ'' ترجمہ: اللہ تعالی کو دیکھنے کا دعوی کرنے والے شخص پر علماء نے کفر کا فتوی دیا ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے قاضی عیاض کے اس قول (اسی طرح جو اللہ تعالی کے ساتھ ہم نشینی اور عروج کرکے اس تک پہنچنے اور اس سے بات کرنے کا مدعی ہو، یہی حکم کفر ہے) کے تحت کہا، اور یوں ہی حکم کفر ہے اس شخص پر بھی جو اللہ تعالی کو دنیا میں آنکھ سے دیکھنے کا دعوی کرے۔

(المعتقد المنتقد، صفحہ 59، مطبوعہ برکاتی پبلیشرز)

منح الروض الازہر میں ہے: ''رؤیۃ اللہ سبحانہ وتعالی فی المنام، فالأکثرون علی جوازھا.... فقد نقل أن الامام أباحنیفۃ قال: رأیت رب العزۃ فی المنام تسعا وتسعین مرۃ، ثم رآہ مرۃ أخری تمام المائۃ'' ترجمہ: اللہ سبحانہ وتعالی کا دیدار خواب میں ممکن ہے، اور اکثر علماء اس کے جواز پر ہیں..... منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ نے فرمایا: میں نے اللہ رب العزت کو خواب میں ننانوے مرتبہ دیکھا ہے پھر انہوں نے ایک مرتبہ اور دیکھا، سو مکمل کرنے کے لیے۔

(منح الروض الازہر، صفحہ 124، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

29 ذو القعدۃ الحرام 1444ھ / 19 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO: 923471932267

707

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

وطن کی محبت ایمان کا حصہ

سوال: وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے کیا یہ حدیث پاک ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے یہ حدیث نہیں ہے بلکہ موضوع یعنی منگھڑت ہے۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح میں ہے: وَأَمَّا حَدِيثُ حُبِّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيمَانِ فَمَوْضُوعٌ ترجمہ: اور بہر حال، وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے، موضوع ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد 3، صفحہ 1158)

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حب الوطن من الایمان (وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے) نہ حدیث سے ثابت نہ ہرگز اس کے یہ معنی۔

(فتاوی رضویہ، جلد 15، صفحہ 295، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/18 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471932267

708

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

حضور ﷺ کو آقا و مولی کہنا

سوال: کیا حضور ﷺ کو آقا و مولی کہہ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضور ﷺ کو آقا و مولی کہنا بلکل جائز ہے کیونکہ آقا کا معنی ہے سردار اور مولی کا معنی ہے مددگار اور حضور ﷺ سب کے سردار و مددگار ہیں جس کا ثبوت کئی آیات واحادیث سے ہے اور قرآن پاک میں تو عام مسلمانوں کے لیے بھی مولی کا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اللہ عزوجل قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ یعنی اے مسلمانو! تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔ (سورۃ المائدۃ، آیت 55)

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَۚ-وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ(۴) ترجمہ: کنزالعرفان۔ بیشک اللہ خود ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہیں۔ (القرآن، سورۃ التحریم، آیت، 4)

اس آیت کے تحت شیخ القرآن، مفتی قاسم عطاری دامت برکاتھم القدسیہ لکھتے ہیں: اس آیت میں حضرت جبریل علیہ السلام اور نیک مسلمانوں کو مولیٰ یعنی مددگار فرمایا گیا اور فرشتوں کو ظہیر، یعنی معاون قرار دیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے بندے مددگار ہیں، یاد رہے کہ جہاں غیر اللہ کی مدد کی نفی ہے وہاں حقیقی مدد مراد ہے، لہٰذا آیات میں تعارض نہیں۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/ 25 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471952267

صحابہ کرام کے گستاخ سے قطع تعلق

سوال: ذی رحم محرم اگر صحابہ کا گستاخ ہو تو کیا اس سے قطع تعلق کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صحابہ کرام کا گستاخ گمراہ و بددین ہے ایسے سے تعلق رکھنا جائز ہی نہیں بلکہ ایسوں سے قطع تعلق لازم ہے چاہے ذی رحم محرم ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔"

(القرآن الکریم، پارہ 7، سورۃ الانعام، آیت 68)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدمذہبوں کی صحبت سے دور رہنے کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: "فایاکم وایاھم، لا یضلونکم، ولا یفتنونکم" ترجمہ: تم ان سے دور رہو اور وہ تم سے دور رہیں، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔

(صحیح المسلم، باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء، جلد 1، صفحہ 33، مطبوعہ: لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ / 25 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO: 923471992267

710

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

حضور ﷺ کے شہزادے

سوال: کیا حضور ﷺ کے صاحبزادے بچپن میں ہی وصال فرما گئے تھے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جی ہاں حضور ﷺ کے شہزادے بچپن میں ہی وصال فرما گئے تھے۔ زرقانی علی المواہب میں ہے: اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتنا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ مبارک سے اعلانِ نبوت سے پہلے پیدا ہوئے۔ حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کنیت ابو القاسم ان ہی کے نام پر ہے، جمہور کے قول کے مطابق پاؤں پر چلنا سیکھ گئے تھے کہ ان کا وصال ہو گیا۔

(زرقانی علی المواہب، جلد4، صفحہ416)

مدارج النبوۃ اور سیرت الانبیاء میں ہے: حضرتِ سیّدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلانِ نبوت سے قبل مکۂ معظمہ میں پیدا ہوئے اور بچپن ہی میں وصال فرمایا، طیّب و طاہر انہی کا لقب ہے۔ حضرتِ سیّدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سب سے چھوٹے شہزادے ہیں، ذو الحجہ 8ھ میں مدینہ منورہ کے قریب مقام "عالیہ" میں حضرت سیّدتنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم مبارک سے پیدا ہوئے اور 17 یا 18 ماہ کی عمر 10 ربیع الاول 10 ہجری کو وصال فرما گئے۔

(مدارج النبوت، 2 / 452-453، سیرت سید الانبیاء، ص593)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

19 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/9 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO: 923471912267

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

جنت میں داڑھی ہوگی یا نہیں؟

سوال: کیا جنت میں داڑھی نہیں ہوگی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جنت میں سر کے بال اور پلکوں اور بھوؤں کے علاوہ پورے جسم پر بال نہیں ہوں گے کسی کی داڑھی نہیں ہوگی ہاں سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے بارے میں آیا ہے کہ ان کے چہرے پر داڑھی ہوگی۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: سر کے بال اور پلکوں اور بھوؤں کے سوا جنتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے، سب بے ریش ہوں گے، سُرمگیں آنکھیں، تیس برس کی عمر کے معلوم ہوں گے۔

(بہار شریعت، حصہ اول، جلد 1، صفحہ 160، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاویٰ حدیثیہ میں ہے: جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کے سوا کسی کی داڑھی نہیں ہوگی۔

(فتاویٰ حدیثیہ مترجم صفحہ 524 مکتبہ اعلیٰحضرت لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 18 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

712

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

نماز توڑنے سے وضو کا حکم

سوال: نماز توڑ دی تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بلا عذر شرعی نماز توڑنا ناجائز و حرام ہے البتہ نماز توڑنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا ہاں اگر نماز میں قہقہ لگایا یا وضو توڑنے والا کوئی فعل کیا تو نماز کے ساتھ ساتھ وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے : "نماز توڑنا بغیر عذر ہو تو حرام ہے۔"

(بہارِ شریعت، حصہ 4، صفحہ 697، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں: بالغ ۱۸ کا قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسی کہ آس پاس والے سنیں اگر جاگتے میں رکوع سجدہ والی نماز میں ہو وضو ٹوٹ جائے گا اور نماز فاسد ہو جائے گی۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 311، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

19 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/9 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471932267

آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

سمندر کے کھارے پانی سے وضو کا حکم

سوال: کیا سمندر کے کھارے پانی سے وضو کرنا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سمندر کے پاک پانی سے وضو و غسل جائز ہے۔ نور الایضاح میں ہے: المیاہ التی یجوز التطھیر بھا سبعۃ میاہ: ماء السماء، وماء البحر، وماء النھر، وماء البئر، وما ذاب من الثلج والبرد، وماء العین ترجمہ: وہ پانی جن سے پاکی حاصل کرنا جائز ہے سات پانی ہیں آسمان کا پانی اور سمندر کا پانی اور نہر کا پانی اور کنویں کا پانی اور جو پگھلے اولوں اور برف سے اور چشمے کا پانی۔

(نور الایضاح مع مراقی الفلاح، کتاب الطھارۃ، صفحہ 26، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: مینھ، ندی، نالے، چشمے، سمندر، دریا، کوئیں اور برف، اولے کے پانی سے وُضو جائز ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ 329، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

21 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/11 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471952267

714

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

بغل کے بالوں کو اکھیڑنے اور مونڈنے کا حکم

سوال: بغل کے بالوں کو کس طریقے سے صاف کیا جائے انہیں استرے سے صاف کیا جائے یا بال اکھاڑ دیے جائیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بغل کے بالوں کو اکھیڑنا مرد و عورت دونوں کے لیے سنت ہے البتہ استرے وغیرہ سے صاف کرنا بھی جائز ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: بغل کے بالوں کا اکھاڑنا سنت ہے اور مونڈنا بھی جائز ہے۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 585، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ
انتظار حسین مدنی کشمیری
21 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 11 جون 2023ء

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

مسواک کس درخت کی استعمال کرنی چاہیے؟

سوال: زید عام طور پر نیم کی مسواک کرتا ہے اب سوال ہے کہ مسواک کس درخت کی ہونی چاہیے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسواک ایسی لکڑی کی کرنی چاہیے جو کڑوی ہو جیسے پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کی مسواک کیونکہ کڑوی لکڑی کی مسواک منہ کی بو کو خوشگوار بناتی ہے، دانتوں کو مضبوط کرتی ہے اور معدے کو قوی کرتی ہے البتہ مسواک کی لکڑی تر ہونی چاہیے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: وینبغی ان یکون السواك من اشجار مرة لانه یطیب نکهة الفم ویشد الاسنان ویقوی المعدة ولیکن رطبا ترجمہ: اور چاہیے کہ مسواک کڑوے درختوں (کی لکڑی) سے ہونی چاہیے، کیونکہ یہ (کڑوی لکڑی کی مسواک) منہ کی بو کو پاکیزہ بناتی ہے، دانتوں کو مضبوط کرتی ہے اور معدے کو قوی بناتی ہے لیکن مسواک کی لکڑی تر ہونی چاہیے۔

(فتاوی عالمگیری جلد اول، صفحہ 8-9، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

21 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/11 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471992267

ناپاکی کی حالت میں اسلامیات پڑھنا

سوال: اسلامی بہنیں ناپاکی کی حالت میں اسلامیات کی کتاب پڑھ سکتی ہیں یا نہیں اس میں قرآن کی سورتیں بھی ہوتی ہیں جو یاد کرنا ہوتی ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پہلے یہ سمجھ لیں کہ ناپاکی (حیض ونفاس وجنابت) کی حالت میں قرآن پاک کی کوئی آیت بھی پڑھنا، یا جس جگہ آیت لکھی ہو اسے چھونا یا عین اسی صفحہ کی پشت کو چھونا جہاں آیت لکھی ہے ناجائز و حرام ہے لہذا پوچھی گئی صورت میں اسلامی بہنیں اسلامیات کی کتاب پڑھ تو سکتی ہیں لیکن اس میں موجود آیات کو چھو نہیں سکتیں اور نہ ہی سورتیں زبان سے پڑھ کر یاد کر سکتیں ہیں اگر ایسا کیا تو گنہگار ہوں گی ہاں دل میں پڑھ کر یاد کر سکتی ہیں۔ سیدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہ تعَالیٰ عَلَیْہِ لکھتے ہیں:

"کتاب یا اخبار جس جگہ آیت لکھی ہے خاص اُس جگہ کو بلا وضو ہاتھ لگانا، جائز نہیں، اُسی طرف ہاتھ لگایا جائے جس طرف آیت لکھی ہے، خواہ اس کی پشت پر، دونوں ناجائز ہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 4، صفحہ 366، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہ تعَالیٰ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: حیض ونفاس والی عورت کو قرآنِ مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ 379، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/ 18 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471912267

717

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

غسل خانے میں پیشاب کرنا

سوال: غسل خانے میں پیشاب کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے کہ اس سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ سنن ابی داؤد میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: لایبولن احدکم فی مستحمه ثم یغتسل فیه قال احمد: ثم یتوضا فیه، فإن عامة الوسواس منه.

ترجمہ: کوئی غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے، پھر اس میں نہائے (احمد کی روایت میں ہے) پھر اس میں وضو کرے کہ اکثر وسوسے اس سے ہوتے ہیں۔

(سُنَنُ أَبِي دَاوُد، جلد1، صفحہ44، حدیث27)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اگر غسل خانے کی زمین پختہ ہو، اور اس میں پانی خارج ہونے کی نالی بھی ہو تو وہاں پیشاب کرنے میں حرج نہیں اگرچہ بہتر ہے کہ نہ کرے، لیکن اگر زمین کچی ہو، اور پانی نکلنے کا راستہ بھی نہ ہو تو پیشاب کرنا سخت برا ہے کہ زمین نجس ہو جائے گی، اور غسل یا وضو میں گندا پانی جسم پر پڑے گا۔ یہاں دوسری صورت ہی مراد ہے اس لیے تاکیدی ممانعت فرمائی گئی، یعنی اس سے وسوسوں اور وہم کی بیماری پیدا ہوتی ہے جیسا کہ تجربہ ہے یا گندی چھینٹیں پڑنے کا وسوسہ رہے گا۔

(مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد1، صفحہ266)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6ذوالحجۃ الحرام1444ھ/25جون2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471932267

718

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

دھوپ سے گرم پانی سے وضو غسل کرنا

سوال: دھوپ سے گرم کیے گئے پانی سے وضو کرنا کیوں منع ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

گرم علاقے کے گرم موسم میں سونے چاندی کے علاوہ کسی اور برتن میں اگر دھوپ سے پانی گرم ہو تو اس سے وضو غسل نہیں کرنا چاہیے کہ اس سے برص (یعنی بدن پر سفید داغ کی بیماری) کا مرض پیدا ہونے کا خدشہ ہے البتہ اس پانی سے وضو یا غسل کیا تو وضو و غسل ہو جائے گا۔ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں: دھوپ کے گرم پانی سے مطلقاً وضو صحیح ہے مگر گرم ملک گرم موسم میں جو پانی سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ سے گرم ہو جائے وہ جب تک ٹھنڈا نہ ہو لے بدن کو کسی طرح پہنچانا نہ چاہئے وضو سے نہ غسل سے نہ پینے سے معاذ اللہ احتمال برص ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 26، صفحہ 412، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ / 25 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

719

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

غلط تلفظ والی اذان اور جواب کا حکم

سوال: مؤذن کا تلفظ درست نہیں اکبر کی جگہ اکبار کہتا ہے تو اس کی اذان کا جواب دیا جائے گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اذان میں تلفظ کی ایسی غلطی جس سے معنی بگڑ جائیں جائز نہیں جیسے اکبر کی جگہ اکبار پڑھا تو یہ حرام ہے اور ایسی اذان کا جواب بھی نہ دیا جائے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کلمات اذان میں لحن حرام ہے، مثلاً اللہ یا اکبر کے ہمزے کو مد کے ساتھ آللہ یا آکبر پڑھنا، یوہیں اکبر میں بے کے بعد الف پڑھانا حرام ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 468، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید آگے فرماتے ہیں: اگر اذان غلط کہی گئی، مثلاً لحن کے ساتھ تو اس کا جواب نہیں بلکہ ایسی اذان سُنے بھی نہیں۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 474، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ
انتظار حسین مدنی کشمیری
27 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 17 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO: 923471992267

720

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

مغرب کی اذان واقامت میں وقفہ

سوال: مغرب کی اذن واقامت میں کتنا وقفہ کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مغرب کا وقت شروع ہوتے ہی مغرب کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے بلا عذر شرعی اس میں اتنی تاخیر کرنا جس میں دو رکعت ادا کی جاسکیں مکروہ تنزیہی ہے اور بلا عذر اتنی تاخیر کرنا کہ ستارے گتھ جائیں (یعنی مغرب کے کل وقت میں سے تقریبا آدھا گذر جانے کے بعد پڑھی تو) مکروہ تحریمی و گناہ ہے لہذا اذان کے فورا بعد جماعت قائم کر دی جائے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "روز ابر کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گُتھ گئے، تو مکروہ تحریمی۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 453، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/17 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO: 923471992267

721

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

گھر میں جماعت کے لیے اذان واقامت کا حکم

سوال: اگر بامر مجبوری گھر یا ہوسٹل میں جماعت کروانی پڑ جائے تو اذان واقامت کہیں گے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسجد کی جماعت واجب ہے بلا عذر شرعی چھوڑنا گناہ ہے ہاں ترک جماعت کا کوئی عذر ہو تو گھر یا ہاسٹل میں جماعت کے لیے اذان واقامت کہہ لینا مستحب ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: وندب الأذان والإقامة للمسافر والمقيم في بيته وليس على العبيد أذان ولا إقامة كذا في التبيين ترجمہ: اور مسافر کے لیے اور مقیم کے لیے گھر میں اذان واقامت کہنا مستحب ہے اور غلاموں پر نہ اذان ہے نہ اقامت ایسا ہی تبیین میں ہے۔

(فتاوی ہندیہ، جلد1، صفحہ53، کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27ذوالقعدۃ الحرام1444ھ/17جون2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

722

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

جمعہ کی دوسری اذان میں انگوٹھے چومنا

سوال: جمعہ کی دوسری اذان کا جواب اگر دل میں دینا ہے تو انگوٹھے چومنے کا کیا حکم ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

جمعہ کی دوسری اذان کا جواب جس طرح زبان سے دینا منع ہے ایسے ہی انگوٹھے چومنا بھی منع ہے ہاں اذان کا جواب دل میں دے سکتے ہیں۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "اذان خطبہ کے جواب اور اس کے بعد دعا میں امام و صاحبین رضی اللہ تعالی عنہم کا اختلاف ہے، بچنا اولی اور کریں تو حرج نہیں۔ یوں ہی اذان خطبہ میں نامِ پاک پر انگوٹھے چومنا، اس کا بھی یہی حکم ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 468، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ / 25 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

دوران سفر سنن ونوافل پڑھنے کا حکم

سوال: کیا سفر میں صرف قصر نماز پڑھیں گے یا سنتیں اور نفل بھی پڑھنے ہوں گے؟

یوزر آئی ڈی: علامہ احمد فیضی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

دوران سفر حالت امن و سکون میں سنن مؤکدہ بھی پڑھنا ہوں گی اور سنن غیر مؤکدہ و نوافل بھی پڑھیں تو بہتر ہے اور اگر دوران سفر بھاگ دوڑ ہو یا ان و سکون نہ ہو تو سنتیں نہ پڑھنے میں حرج نہیں۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: وبعضهم جوزوا للمسافر ترك السنن والمختار انه لاياتي بها في حال الخوف و ياتي بها في حال القرار و الامن هكذا في الوجيز الكردري ترجمہ: بعض فقہائے کرام نے مسافر کیلیے سنتوں کو چھوڑنا جائز قرار دیا ہے اور مختار یہ ہے کہ خوف کی حالت میں سنتیں ادا نہ کرے، اور قرار (سکون) اور امن کی حالت میں سنتوں کو ادا کرے ایسے ہی "وجیز کردری" میں ہے۔

(فتاوی عالمگیری، جلد اول، صفحہ 139، دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی، البتہ خوف اور رواروی کی حالت میں ہو معاف ہیں، اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں گی۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ چہارم، صفحہ 744 مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

17 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/7 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO: 923471952267

کیا عوام بھی عمامہ پہن سکتی ہے؟

سوال: علماء کرام عمامہ باندھتے ہیں تو کیا عوام بھی عمامہ باندھ سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عمامہ باندھنا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری سنت ہے اور ہر مسلمان کے لیے سنت پر عمل کرنا باعث اجر و ثواب ہے اور عمامہ شریف پہننے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے کے بہت فضائل مروی ہیں لہذا عمامہ شریف ہر مسلمان پہن سکتا ہے اور ان فضائل کا حقدار بن سکتا۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُما کے پاس ایک شخص آیا اور سوال کیا: "اے ابو عبدالرحمن کیا عمامہ باندھنا سنت ہے؟" آپ نے فرمایا: ہاں (سنت ہے)۔

(عمدۃ القاری، کتاب اللباس، باب العمائم ۱۵/ ۲۲)

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُما روایت فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِعْتَمُّوا تَزْدَادُوا حِلْمًا یعنی عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔

(معجم کبیر، عبد اللہ بن العباس، ۱۲/ ۱۷۱، حدیث: ۱۲۹۴۶)

حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رَکْعَتَانِ بِعِمَامَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَۃً بِلَا عِمَامَۃٍ یعنی ایسی دو رکعتیں جو عمامہ باندھ کر پڑھی جائیں وہ بغیر عمامے والی ستر رکعتوں سے بہتر ہیں۔

(کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، قسم الاقوال، الجزء: ۱۵، ۱۳۳، حدیث: ۴۱۱۳۰، جامع صغیر، حرف الراء، الجزء الثانی، ص ۲۶۵، حدیث: ۴۴۶۸)

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اَلصَّلٰوۃُ فِی الْعِمَامَۃِ تَعْدِلُ بِعَشَرَۃِ آلَافِ حَسَنَۃٍ یعنی عمامہ باندھ کر پڑھی گئی نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔

(فردوس الاخبار، باب الصاد، ۲/ ۳۱، حدیث: ۳۶۲۱ مختصراً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

17 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 7 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO: 923471952267

725

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

قبلہ کی طرف تھوکنا کیسا؟

سوال: جو شخص قبلہ کی طرف بھولے سے یا انجانے میں تھوک دے تو اس شخص کی امامت کا کیا حکم ہے کیا ایسا شخص امامت کا اہل ہے؟ حدیث پاک میں تو ایسے شخص کو حضور ﷺ نے امامت سے معزول کر دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قبلہ کی طرف جان بوجھ کر تھوکنا سخت ممنوع ہے البتہ بندے میں امامت کی تمام شرائط پائی جائیں اور فاسق معلن نہ ہو تو امامت کروا سکتا ہے قبلہ کی طرف تھوکنے سے امامت کے اہل ہونے میں کوئی فرق نہیں آتا اور حضور ﷺ نے جس کو امامت سے معزول فرمایا اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ امام نے دوران نماز قبلہ کی جانب تھوکا اور حضور ﷺ کو یہ برا لگا اور بطور حاکم و سلطان امامت سے معزول کیا کہ آئندہ ایسا کوئی نہ کرے۔ سنن ابی داؤد میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من تفل تجاہ القبلۃ جاء یوم القیامۃ تفلہ بین عینیہ" ترجمہ: جس نے قبلہ کی طرف تھوکا، وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اُس کا تھوک اُس کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ہو گا۔ (سنن ابی داؤد، جلد 2، صفحہ 179، مطبوعہ لاہور)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں جس میں حضور ﷺ نے قبلہ کی طرف تھوکنے والے کو امامت سے معزول کر دیا تھا: خیال رہے کہ یہ امام صحابی تھے، مگر اتفاقًا ان سے یہ خطا ہو گئی پھر توبہ کر لی کیونکہ کوئی صحابی فاسق نہیں، جب اتفاقًا خطا پر امامت سے معزول کر دیا گیا تو جان بوجھ کر بے ادبی کرنے والا ضرور معزول کر دیا جائے گا۔۔۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قوم و سلطان امام کو امامت سے علیحدہ کر سکتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد 1، صفحہ 704، ایپ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 6 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

726

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

نماز میں قیام کی فرض، واجب، سنت مقدار

سوال: نماز میں کتنا قیام فرض ہے اور کتنا واجب ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز میں جتنی مقدار قراءت فرض ہے اتنی مقدار قیام بھی فرض ہے اور جتنی مقدار قراءت واجب ہے اتنی مقدار قیام بھی واجب ہے اور جتنی مقدار قراءت سنت ہے اتنا قیام بھی سنت ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر قراءت ہے، یعنی بقدرِ قراءت فرض، قیام فرض اور بقدرِ واجب، واجب اور بقدرِ سنت، سنت۔ یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے، رکعت اُولیٰ میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہو گی اور قیام مسنون میں مقدار ثناو تعوذ و تسمیہ بھی۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 514، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذو القعدۃ الحرام 1444ھ/6 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

727

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

مسجد کبیر میں نمازی کے آگے سے گزرنا

سوال: مسجد کبیر میں نمازی کے آگے سے گزرنے کا کیا حکم ہے؟ کیا مسجد نبوی و مسجد حرام مسجد کبیر میں آتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

مسجد کبیر میں نمازی کے آگے سے گزرنے کے متعلق یہ حکم ہے کہ سترہ نہ ہو تو نمازی کے موضع سجود کے آگے سے گزرنا جائز ہے موضع سجود تک سے گزرنا ناجائز و گناہ ہے اور موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ بندہ خشوع و خضوع سے نماز پڑھتے ہوئے حالت قیام میں سجدہ کی جگہ نظر رکھے تو جہاں تک نگاہ جائے وہ جگہ موضع سجود ہے اور مسجد نبوی شریف و مسجد حرام بھی مسجد کبیر ہی ہیں۔ مسجدِ کبیر کی وضاحت کرتے ہوئے امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”مسجد کبیرِ صرف وہ ہے جس میں مثلِ صحرا اتصالِ صفوف شرط ہے جیسے مسجدِ خوارزم کہ سولہ ہزار ستون پر ہے، باقی عام مساجد اگرچہ دس ہزار گز مکسر ہوں مسجدِ صغیر ہیں اور ان میں دیوارِ قبلہ تک بلاحائل مرور ناجائز“۔

(فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 257، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

19 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/9 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471912267

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ لٹکا کر پھر باندھنا کیسا؟

سوال: بعض لوگ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ لٹکا دیتے ہیں پھر ہاتھ باندھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایسے نہیں کرنا چاہیے بلکہ تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھ باندھ لیے جائیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ نماز کی سنتوں کے بیان میں لکھتے ہیں: بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا یوں کہ مرد ناف کے نیچے دہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رکھے، چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے اور عورت و خنثیٰ بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی رکھے۔ بعض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ سیدھے لٹکا لیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہیے بلکہ ناف کے نیچے لا کر باندھ لے۔ (بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ 3، صفحہ 522، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

21 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 11 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

بیماری کے سبب درست قراءت نہ کرنے والے کی امامت

سوال: بوجہ بیماری کے ایک امام صاحب کی قراءت درست ادا نہیں ہوتی تو ان کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: محمد قیس

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایسے امام کے پیچھے نماز درست نہیں کیونکہ جو بندہ کسی عذر کے سبب قراءت درست نہ کر پاتا ہو اس کے پیچھے درست پڑھنے والوں کی نماز صحیح نہیں۔ امام اہلسنت ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: اُسے امام بنانا ہرگز جائز نہیں اور نماز اس کے پیچھے نادرست ہے۔ کہ اگر وہ شخص ح کے ادا پر بالفعل قادر ہے اور باوجود اس کے اپنی بے خیالی یا بے پروائی سے کلمات مذکورہ میں ھ پڑھتا ہے۔ تو خود اس کی نماز فاسد و باطل، اوروں کی اسکے پیچھے کیا ہوسکے۔ اور اگر بالفعل ح پر قادر نہیں اور سیکھنے پر جان لڑا کر کوشش نہ کی تو بھی خود اس کی نماز محض اکارت، اور اس کے پیچھے ہر شخص کی باطل۔ اور اگر ایک ناکافی زمانہ تک کوشش کر چکا پھر چھوڑ دی جب بھی خود اس کی نماز پڑھی بے پڑھی سب ایک سی، اور اُس کے صدقے میں سب کی گئی اور برابر حد درجہ کی کوشش کئے جاتا ہے مگر کسی طرح نہیں نکلتی تو اس کا حکم مثل اُمی کے ہے کہ اگر کسی صحیح پڑھنے والے کے پیچھے نماز مل سکے اور اقتداء نہ کرے بلکہ تنہا پڑھے تو بھی اسکی نماز باطل، پھر امام ہونا تو دوسرا درجہ ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ 254، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: ہکلا جس سے حرف مکرر ادا ہوتے ہیں اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی اگر صاف پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے تو اس کے پیچھے پڑھنا لازم ہے ورنہ اس کی اپنی ہو جائے گی اور اپنے مثل یا اپنے سے کم تر کی امامت بھی کرسکتا ہے۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 575، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

21 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/11 جون 2023ء

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

نابالغ کا نابالغوں کی امامت کروانا

سوال: کیا نابالغ بچہ نابالغوں کی امامت کرواسکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نابالغ بچہ اگر سمجھدار ہو تو نابالغ بچوں کی امامت کرواسکتا ہے ورنہ نہیں کروا سکتا۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: نابالغوں کے امام کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں، بلکہ نابالغ نابالغوں کی امامت کرسکتا ہے، اگر سمجھ وال ہو۔

(بہار شریعت، جلد اول، حصہ سوم، صفحہ 571، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

22 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/12 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

731

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

ظہر کے بعد چار رکعتیں ایک ساتھ پڑھیں تو سنت و نفل ادا ہو گئے

سوال: ظہر کے بعد سنتیں پڑھتے ہوئے دو رکعت کے آخر میں سلام پھیرنے کے بجائے بندہ کھڑا ہو جائے اور دو رکعتیں اور ادا کرلے تو کیا اسکے سنت و نفل دونوں ادا ہو جائیں گے یا نفل دوبارہ پڑھنے ہوں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں دو سنتیں اور دو نفل ادا ہو جائیں گے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”ظہر و مغرب و عشا کے بعد جو مستحب ہے اس میں سنت مؤکدہ داخل ہے، مثلاً ظہر کے بعد چار پڑھیں تو مؤکدہ و مستحب دونوں ادا ہو گئیں اور یوں بھی ہو سکتا ہے کہ مؤکدہ و مستحب دونوں کو ایک سلام کے ساتھ ادا کرے یعنی چار رکعت پر سلام پھیرے۔“

(بہارِ شریعت، جلد 01، صفحہ 667، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فتاوی امجدیہ میں اسی طرح کے جواب میں فرماتے ہیں: ”بہتر یہ ہے کہ دو رکعت پر سلام پھیر دے اگر سلام نہ پھیرا اور دو رکعتیں اور ملا لیں جب بھی نماز ہو گئی یعنی سنتِ مؤکدہ اور نفل دونوں ادا ہو گئی۔“

(فتاوی امجدیہ، جلد 01، صفحہ 234، مکتبہ رضویہ، کراچی، ملخصاً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

22 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/ 12 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO: 923471932267

سوال: کعبے کے سامنے نماز پڑھتے ہوئے نگاہ کہاں رکھی جائے کعبے پر یا سجدہ کی جگہ پر؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نماز کے اداب میں سے ہے کہ حالت قیام میں نگاہ سجدے کی جگہ رکھی جائے لہذا کعبہ کے سامنے ہوں یا نہ ہوں بہر صورت حالت قیام میں نگاہ سجدے کی جگہ رکھنی چاہیے۔ در مختار میں ہے: ''(نظرہ إلی موضع سجودہ حال قیامہ، وإلی ظہر قدمیہ حال رکوعہ، وإلی أرنبۃ أنفہ حال سجودہ، وإلی حجرہ حال قعودہ، وإلی منکبہ الایمن والایسر عند التسلیمۃ الاولی والثانیۃ)لتحصیل الخشوع'' ترجمہ: حالت قیام میں نظر موضع سجدہ کی طرف ہو، رکوع میں پشت قدم کی طرف، سجدہ میں ناک کی طرف، قعدہ میں گود کی طرف، پہلے سلام میں داہنے شانہ کی طرف، دوسرے میں بائیں کی طرف نظر ہو کہ خشوع حاصل ہو۔

(در مختار مع رد المحتار، کتاب الصلوٰۃ، باب آداب الصلوٰۃ، جلد2، صفحہ214، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

نماز میں نظر مخصوص جگہ رکھنے کی وجہ بیان کر دی گئی کہ خشوع حاصل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ کعبہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے لیکن نماز میں افضل یہ نہیں کہ نظر کعبہ کی طرف ہو کہ کعبہ کی طرف دیکھنے سے نماز میں دھیان نہیں رہے گا۔ رد المحتار میں ہے: ''وفی ذلک حفظ لہ عن النظر إلی ما یشغلہ، وفی إطلاقہ شمول المشاھد للکعبۃ لأنہ لا یأمن ما یلھیہ'' ترجمہ: نظر کو اشتغال سے بچانا ہے اور اس میں کعبہ کو دیکھنا بھی آتا ہے کہ نماز کی حالت میں اگر کعبہ کو دیکھے گا تو وہ نماز میں دھیان نہ رکھ پائے گا۔

(در مختار مع رد المحتار، کتاب الصلوٰۃ، باب آداب الصلوٰۃ، جلد2، صفحہ214، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27ذوالقعدۃ الحرام1444ھ/17جون2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471952267

733

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

نوافل کی جماعت میں قراءت جہری یا سری

سوال: صلاۃ التوبہ کے نوافل کی جماعت میں قراءت اونچی کریں گے یا آہستہ، کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صلاۃ التوبہ یا کوئی بھی نوافل ہوں ان کی جماعت دن میں ہو تو آہستہ قراءت کرنا واجب ہے اور اگر رات میں جماعت ہو تو اونچی قراءت واجب ہے۔ علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”ویجھر الإمام وجوبا (فی الفجر وأولی العشاءین وجمعۃ وعیدین وتراویح ووتر بعدھا) أی فی رمضان (ویسر فی غیرھا کمتنفل بالنھار) فإنہ یسر“ یعنی فجر اور مغرب وعشاء کی پہلی دونوں رکعتوں میں اور جمعہ وعیدین وتراویح اور رمضان میں تراویح کے بعد وتر کی نماز میں امام پر جہر واجب ہے اور ان کے علاوہ نمازوں میں آہستہ پڑھے گا۔ جیسا کہ دن کے نوافل پڑھنے والا آہستہ آواز میں پڑھے گا۔

(ملتقطا از الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، جلد 02، صفحہ 304-06، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں اختیار ہے اگر تنہا پڑھے، اور جماعت سے رات کے نفل پڑھے، تو جہر واجب ہے۔ جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور افضل جہر ہے جب کہ ادا پڑھے اور جب قضا ہے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 545، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/ 18 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471932267

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

734

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

سجدے میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے پینٹ یا شلوار کھینچا

سوال: سجدے میں جاتے ہوئے پینٹ کو دونوں ہاتھوں سے اوپر کی طرف کھینچا تو نماز کا کیا حکم ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سجدے میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے پینٹ یا شلوار اوپر کھینچنا مکروہ تحریمی وگناہ ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "یکرہ للمصلی ان یعبث بثوبہ او لحیتہ او جسدہ وان یکف ثوبہ بان یرفع ثوبہ من بین یدیہ او من خلفہ اذا اراد السجود کذا فی معراج الدرایۃ ولا باس بان ینفض ثوبہ کیلا یلتف بجسدہ فی الرکوع "یعنی نمازی کا اپنے کپڑے، داڑھی یا جسم کے ساتھ کھیلنا مکروہ ہے اور کپڑا سمیٹنا یوں کہ سجدہ کا ارادہ کرتے وقت آگے یا پیچھے سے کپڑا اٹھالے یہ بھی مکروہ ہے۔ جیسا کہ معراج الدرایہ میں ہے اور کپڑا جھاڑنا تاکہ رکوع میں جسم سے چپک نہ جائے اس میں کوئی حرج نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 105، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاویٰ فیض الرسول میں ہے: "کپڑا سمیٹنا جیسا کہ ناواقف لوگ سجدہ میں جاتے ہوئے آگے یا پیچھے کے کپڑے کو اٹھاتے ہیں، یہ مفسد نماز نہیں بلکہ مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے۔ جس نماز میں ایسا کیا گیا، اس نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔"

(فتاویٰ فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 276، مطبوعہ شبیر برادرز)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 17 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO: 923471932267

735

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

حالت حیض میں چھوٹنے والی نمازوں اور روزوں کی قضا

سوال: حیض کی حالت میں عورت سے جو نمازیں اور روزے چھوٹے ان کی قضا ہوگی یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حیض کی حالت میں جو نمازیں عورت نہیں پڑھتی ان کی قضا نہیں ہے ہاں جو روزے ان دنوں میں نہیں رکھے ان کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ در مختار کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

ان دِنوں (حیض ونفاس) میں نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں اور روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ 381، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

29 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/ 19 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471932267

736

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

وہ عذر جن کی وجہ سے جماعت معاف ہے

سوال: جماعت واجب نہ ہونے کے لیے صرف یہی کافی ہے کہ بغیر مائیک کے اذان دی جائے تو گھر تک آواز نہ آئے یا اس کے علاوہ اور بھی صورتیں ہیں جن میں جماعت واجب نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس کے علاوہ چند ایسے عذر ہیں جن کی وجہ سے جماعت واجب نہیں ہوتی جن کی تفصیل بیان فرماتے ہوے صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: (1) مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو (2) اپاہج (3) جس کا پاؤں کٹ گیا ہو (4) جس پر فالج گرا ہو (5) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو (6) اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے (7) سخت بارش (8) شدید کیچڑ کا حائل ہونا (9) سخت سردی (10) سخت تاریکی (11) رات میں آندھی (12) مال یا کھانے کا تلف ہونے کا اندیشہ ہو (13) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے (14) ظالم کا خوف (15) پاخانہ (16) پیشاب (17) ریاح کی حاجت شدید ہے (18) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو (19) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہو (20) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لئے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا یہ سب ترک جماعت کے لئے عذر ہیں۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 584،583)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

29 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/ 19 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471952267

امام اقامت سے پہلے مصلے پر آئے یا بعد میں؟

سوال: امام صاحب کو امامت کے مصلے پر کب آنا چاہیے اقامت کے بعد آئے یا اقامت سے پہلے ہی دو منٹ آکر بیٹھ جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

امام کا اقامت سے پہلے مصلے پر موجود ہونا ضروری نہیں ہے اقامت کے دوران یا اقامت کے فورا بعد بھی اگر مصلے پر آئے یا پہلے سے ہی مصلے پر موجود ہو سب صورتیں درست ہیں ہاں اس بات کا خیال کیا جائے کہ اقامت کے بعد مصلے پر آنے میں اتنی تاخیر نہ کی جائے کہ لوگ کھڑے کھڑے اکتا جائیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا کہ "امام مصلیٰ پر نہیں ہے، مسجد کے صحن میں کھڑا یا بیٹھا ہے یا بیرونِ مسجد حجرہ میں ہے اور مکبر نے اقامت شروع کر دی، یہ جائز ہے یا نہیں؟" آپ علیہ الرحمۃ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: "تکبیر شروع کر دینا جائز ہے اور یہی طریقہ زمانہ رسالت میں تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم حجرہ میں ہوتے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ تکبیر کہہ دیا کرتے تھے، بوقتِ تکبیر امام کا مصلیٰ پر ہونا نہ واجب نہ سنت نہ مستحب مصلیٰ پر ہو یا نہ ہو دونوں برابر۔"

(فتاویٰ امجدیہ، جلد 1، صفحہ 67، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

فتاویٰ اجملیہ میں ہے: "بوقت تکبیر امام کا مصلے پر ہونا ضروری نہیں ہے یہاں تک کہ اگر امام بعد تکبیر آیا تو اس تکبیر کو دوبارہ کہنے کی ضرورت نہیں۔"

(فتاویٰ اجملیہ، جلد 2، صفحہ 42، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

29 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 19 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO: 923471932267

مسافر، مقیم امام کے پیچھے دو رکعت پر سلام پھیر دے تو

سوال: مسافر نے مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے دو پر سلام پھیر دیا یہ سمجھتے ہوئے کہ میں مسافر ہوں مجھے دو پر ہی سلام پھیرنا چاہیے تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسافر اگر مقیم کی اقتداء میں نماز پڑھے تو اس پر چار پڑھنا لازم ہوتا ہے دو پر سلام پھیرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی لہذا پوچھی گئی صورت میں مسافر کی نماز فاسد ہو گئی اب دوبارہ اکیلے یا مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو دو ہی پڑھے گا اور اگر دوبارہ مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو چار پڑھے گا۔ ہدایہ میں ہے: "وان اقتدى المسافر بالمقيم في الوقت أتم أربعا لأنه يتغير فرضه إلى أربع للتبعية" ترجمہ: اور اگر مسافر نے مقیم امام کی نماز کے وقت کے اندر اقتداء کی تو پوری چار پڑھے گا کیونکہ امام کی اتباع کی وجہ سے اس کے فرض دو سے بدل کر چار ہو گئے۔ (ہدایہ، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ المسافر، جلد 1، صفحہ 175، مطبوعہ لاہور)

جوہرہ میں ہے: "لو افسد صلاته تعود رکعتين لانها انما صارت اربعا في ضمن الاقتداء فعند فواته يعود الامر الاول" یعنی مسافر نے مقیم امام کی اقتداء میں (چار رکعت والی) فرض نماز شروع کر کے فاسد کر دی، تو اب وہ دوبارہ دو ہو جائیں گی، کیونکہ مسافر پر چار رکعتیں اقتداء کی وجہ سے لازم ہوئی تھیں، جب اقتداء فوت ہو گئی تو امر اول (دو رکعتیں) ہی لوٹ آیا۔ (الجوہرۃ النیرۃ، جلد 1، صفحہ 104، مطبوعہ کراچی)

بہار شریعت میں ہے: "مسافر نے مقیم کے پیچھے شروع کر کے فاسد کر دی تو اب دو ہی پڑھے گا، یعنی جبکہ تنہا پڑھے یا کسی مسافر امام کی اقتدا کرے اور اگر پھر مقیم کی اقتدا کی تو چار پڑھے۔" (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 749، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

29 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/19 جون 2023ء

739

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

قعدہ میں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنے کا حکم

سوال: اگر کسی عذر کے سبب قعدہ میں دائیں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ نہ ہوں تو نماز کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مرد کے لیے قعدہ میں دایاں پاؤں کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا نماز کی سنتوں میں سے ہے بلا عذر پاؤں نہ بچھایا جائے ہاں کسی عذر کے سبب پاؤں کھڑا نہ کر پائے تو حرج نہیں نماز ہو جائے گی۔۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ نماز کی سنتوں کے بیان میں لکھتے ہیں: دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر، (۶۸) دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا، (۶۹) اور داہنا قدم کھڑا رکھنا، (۷۰) اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ کرنا یہ مرد کے لیے ہے،

(بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ534، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ
انتظار حسین مدنی کشمیری
8ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/27جون 2023ء

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

اشارے سے نماز پڑھتے ہوئے سجدے میں ہاتھ آگے بڑھانا

سوال: بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھتے ہوئے کیا شرعی طریقہ کار ہے؟ کیا سجدہ کرتے وقت ہاتھ گھٹنوں سے آگے بڑھائے گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شرعی عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ رکوع کے اشارے سے سجدے کا اشارہ پست کرے یعنی سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکے سجدے میں ہاتھ آگے کرنا ضروری نہیں ہے۔ فتاوی ھندیہ میں ہے: وإن عجز عن القیام والرکوع والسجود وقدر علی القعود یصلی قاعدا بإیماء ویجعل السجود أخفض من الرکوع ترجمہ: اور اگر بندہ کھڑا ہونے اور رکوع اور سجدہ کرنے سے عاجز آجائے اور بیٹھنے پر قادر ہو تو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اور سجدے کو رکوع سے پست کرے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الصلوۃ، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، جلد 1، صفحہ 136، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ
انتظار حسین مدنی کشمیری
8 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ/ 27 جون 2023ء

741

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

مسجد میں آکر نمازیوں کو سلام کرنا کیسا؟

سوال: کچھ نمازی حضرات مسجد میں داخل ہو کر اونچی آواز سے سلام کرتے ہیں جبکہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں ایسا کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں مسجد میں آکر سلام کرنا منع ہے کیونکہ جب لوگ مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوں یا نماز ادا کر رہے ہوں یا دیگر ورد و وظائف میں مشغول ہوں تو ایسے موقع پر سلام کرنا ممنوع ہے اور ایسے لوگوں کو سلام کیا تو ان پر جواب دینا بھی لازم نہیں۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: کوئی شخص تلاوت میں مشغول ہے یا درس و تدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے تو اس کو سلام نہ کرے۔ اسی طرح اذان و اقامت و خطبہ جمعہ و عیدین کے وقت سلام نہ کرے۔ سب لوگ علمی گفتگو کر رہے ہوں یا ایک شخص بول رہا ہے باقی سن رہے ہوں، دونوں صورتوں میں سلام نہ کرے، مثلاً عالم وعظ کہہ رہا ہے یا دینی مسئلہ پر تقریر کر رہا ہے اور حاضرین سن رہے ہیں، آنے والا شخص چپکے سے آکر بیٹھ جائے سلام نہ کرے۔

(بہار شریعت جلد 3، صفحہ 462، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

فتاوی ہندیہ میں ہے: ولھذا قالوا: لو سلم علیھم الداخل وسعھم أن لایجیبوہ، کذا فی القنیۃ ترجمہ: اور اسی لیے فقہاء نے فرمایا کہ اگر ان (مسجد میں بیٹھے ہوئے ذاکرین وغیرہ) لوگوں پر آنے والے نے سلام کیا تو انہیں (جنہیں سلام کیا گیا) اجازت ہے کہ وہ اس کا جواب نہ دیں ایسے ہی قنیہ میں ہے۔

(فتاوی ہندیہ، جلد 5، صفحہ 325، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ / 25 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471952267

742

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

سستی کے سبب نماز نہ پڑھنے والے کی امامت

سوال: جو بندہ کبھی کبھار سستی کے سبب نماز چھوڑ دیتا ہو لیکن امامت کی بقیہ تمام شرائط پائی جاتی ہوں تو کیا ایسا شخص امامت کروا سکتا ہے؟

یوزر آئی ڈی: محمد نوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جان بوجھ کر بلا عذر شرعی ایک نماز چھوڑنا ناجائز و حرام اور گناہ کبیرہ ہے لہذا پوچھی گئی صورت میں اگر بندہ اعلانیہ نماز ترک کرتا ہے تو فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی و گناہ ہے ایسے شخص کے پیچھے پڑھی گئی نماز کا اعادہ کرنا یعنی لوٹانا واجب ہے۔ تبیین الحقائق میں ہے: "(وكره إمامة العبد والفاسق) لأنه لا يهتم لأمر دينه؛ ولأن في تقديمه للإمامة تعظيمه وقد وجب عليهم إهانته شرعا" ترجمہ: غلام اور فاسق کی امامت بھی مکروہِ تحریمی ہے کیونکہ وہ دینی احکامات کی پرواہ نہیں کرتا، اور اس لئے بھی کہ اسے (یعنی فاسق کو) امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے جبکہ شرعاً ان پر اس کی اہانت واجب ہے۔

(تبیین الحقائق، جلد 01، صفحہ 134، مطبعہ کبری)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اور فاسق معلن جیسے شرابی، جواری، زناکار، سود خور، چغل خور، وغیرہم جو کبیرہ گناہ بالاعلان کرتے ہیں، ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ۔

(بہار شریعت، جلد 01، حصہ 03، صفحہ 568، 569، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ / 25 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

743

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

عین مسجد میں وضو خانہ بنانا

سوال: عین مسجد میں وضو خانہ بن جائے تو اس میں وضو کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عین مسجد میں وضو خانہ بنانا ناجائز و گناہ ہے اسے ختم کر کے وہاں نماز کی جگہ بنانا لازم ہے کیونکہ عین مسجد میں وضو کرنا یا اس میں وضو کے قطرے گرانا ناجائز و مکروہ تحریمی و گناہ ہے۔ صدر الشریعہ لکھتے ہیں: ہر عضو دھو کر اس پر ہاتھ پھیر دینا چاہیئے کہ بُوندیں بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں، خصوصاً جب مسجد میں جانا ہو کہ قطروں کا مسجد میں ٹپکنا مکروہ تحریمی ہے۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ300، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دوسری جگہ لکھتے ہیں: وضو و غسل کا پانی مسجد میں گرانا ناجائز ہے۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ1030، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

21ذوالقعدۃ الحرام1444ھ/11جون2023ء

744

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

مسجد کی بجلی گھر میں استعمال کرنا

سوال: مسجد کے میٹر سے کسی محلے دار کو بجلی دینا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسجد کی بجلی کسی گھر میں استعمال کرنا، جائز نہیں کیونکہ مسجد کی کوئی بھی چیز گھر میں استعمال کرنے کی شرعا اجازت نہیں۔ فتاوی عالمگیری میں خانیہ کے حوالے سے ہے: "متولی المسجد لیس لہ أن یحمل سراج المسجد إلی بیتہ ولہ أن یحملہ من البیت إلی المسجد" ترجمہ: مسجد کے متولی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ مسجد کا چراغ گھر میں لے جائے، ہاں گھر کا چراغ مسجد میں لا سکتا ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر، الفصل الثانی، ج2، ص462، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/17 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471952267

عین مسجد میں سے امام کے لیے راستہ بنانا

سوال: عین مسجد کو شہید کر کے اس میں امام صاحب کے گھر کا راستہ بنا سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں امام مسجد کے لیے مسجد کے بیچ میں سے راستہ بنانا جائز نہیں۔ غمز عیون البصائر میں ہے: " قولہ ولایجوز اتخاذ طریقہ فیہ للمرور الا لعذر یعنی بان یکون لہ بابان فاکثر فیدخل من ھذا ویخرج من ھذا " ترجمہ: مصنف کا قول: بلا ضرورت گزرنے کے لیے مسجد کو راستہ بنانا، ناجائز ہے، یعنی مسجد کے دو یا دو سے زیادہ دروازے ہوں، تو کوئی ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل جائے (ایسا کرنا، جائز نہیں)۔

(غمز عیون البصائر مع الاشباہ، الفن الثالث، القول فی احکام المسجد، جلد 2، صفحہ 231، مطبوعہ ادارۃ القرآن، کراچی)

شیخ الاسلام والمسلمین امام اہلِ سنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: "وہ جو بعض کتب میں ہے کہ ضرورت و مجبوری کے وقت مسجد کو راستہ بنانا، جائز ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ بضرورت مسجد میں ہو کر دوسری طرف کو نکل جانا، جائز ہے کہ (عام حالات میں) مسجد میں دوسری طرف جانے کے لیے چلنا حرام ہے، مگر بضرورت کہ راستہ گھرا ہوا ہے اور مسجد ہی میں سے ہو کر جا سکتا ہے، جیسے موسم حج میں مسجد الحرام شریف میں واقع ہوتا ہے، اس کی اجازت دی گئی ہے، وہ بھی جنب یا حائض یا نفساء کو نہیں، نیز گھوڑے یا بیل گاڑی کو نہیں، ہو کر نکل جانے کے لیے بھی ان کا جانا، لے جانا ہرگز جائز نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، کتاب الوقف، جلد 16، صفحہ 352، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 18 جون 2023ء

746

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

مسجد کا پانی دم کے کرکے مریض کو پلانا

سوال: کیا دم کے لیے مسجد کا پانی گھر لا کر مریض کو پلا سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بہتر یہی ہے کہ مسجد کے پانی پر دم کروا کر پلانے کے بجائے گھر کا پانی ہی استعمال کیا جائے دم کا اثر گھر کے پانی سے بھی ہو جائے گا ایسا نہیں کہ مسجد کے پانی سے اثر زیادہ ہو گا۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: جاڑوں میں اکثر جگہ مسجد کے سقایہ میں پانی گرم کیا جاتا ہے تاکہ مسجد میں جو نمازی آئیں اس سے وضو و غسل کریں یہ پانی بھی وہیں استعمال کیا جا سکتا ہے گھر لے جانے کی اجازت نہیں اسی طرح مسجد کے لوٹوں کو بھی وہیں استعمال کر سکتے ہیں گھر نہیں لے جا سکتے بعض لوگ تازہ پانی بھر کر مسجد کے لوٹوں میں گھر لے جاتے ہیں یہ بھی ناجائز ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 16، صفحہ 387، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

22 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/12 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

747

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

قبر پر قبر بنانا کیسا؟

سوال: کیا کسی عورت کی قبر کے اوپر ہی غیر محرم کی قبر بنا سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

کسی بھی مسلمان کی قبر کے اوپر کسی کی بھی قبر بنانا، ناجائز و حرام ہے قبر بنانا تو در کنار قبر پر بیٹھنا، چلنا، اس پر پاؤں رکھنا بھی ناجائز و گناہ ہے کہ یہ قبر کی بے حرمتی ہے اور اس سے مردوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ قبر پر بیٹھنے کے حوالے سے مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ کی حدیث پاک میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "لأن يجلس أحدكم على جمرة فتحرق ثيابه، فتخلص إلى جلده، خير له من أن يجلس على قبر" یعنی: تم میں سے کوئی آگ کی چنگاری پر بیٹھے یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر جلد تک پہنچ جائے، یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔

(صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 667، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

رد المحتار میں ہے: اذا صار الميت ترابا فی القبر يكره دفن غيره فی قبره لان الحرمة باقية ترجمہ: جب قبر میں میت گل کر مٹی بھی ہو جائے تب بھی اس کی قبر میں غیر کو دفن کرنا مکروہ تحریمی ہے کیونکہ اس میت کی تعظیم وحرمت اب بھی باقی ہے۔

(ردالمحتار، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی دفن المیت، جلد 2، صفحہ 233، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/6 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471912267

748

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

چھوٹے بچوں کو غسل میت دینے کا طریقہ

سوال: چھوٹے بچوں کو غسل میت دینے کا کیا طریقہ ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

مسلمان مرد وعورت کے کا زندہ بچہ جو فوت ہو اس کو بھی غسل میت اسی طرح مسنون طریقے سے دیا جائے گا جیسے بڑوں کو دیا جاتا ہے بچوں کے غسل کا کوئی الگ طریقہ نہیں ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: مسلمان مرد یا عورت کا بچہ زندہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو اُس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے، ورنہ اُسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے، اُس کے لیے غسل و کفن بطریق مسنون نہیں اور نماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی، یہاں تک کہ سر جب باہر ہوا تھا اس وقت چیختا تھا مگر اکثر حصہ نکلنے سے پیشتر مر گیا تو نماز نہ پڑھی جائے، اکثر کی مقدار یہ ہے کہ سر کی جانب سے ہو تو سینہ تک اکثر ہے اور پاؤں کی جانب سے ہو تو کمر تک۔ (در مختار، رد المحتار وغیرہما)

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 846، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/6 جون 2023ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

قبر پر گارے کا لیپ کرنا کیسا؟

سوال: قبر کے اوپر مٹی گارے کا لیپ کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قبر کے اوپر گارے کا لیپ کرنا، پانی چھڑکنا اگر صحیح غرض کے لیے ہو جیسے مٹی بکھرنے کا خدشہ وغیرہ ہو تو جائز ہے اور اگر رسمی طور پر لیپ کیا یا قبر کو خوبصورت بنانے کی غرض سے لیپ کیا تو یہ جائز نہیں کہ اس میں پانی اور مٹی کو بلا وجہ ضائع کرنا ہے جو کہ اسراف ہے اور اسراف جائز نہیں۔ فتاوی رضویہ میں ہے: بعد دفن قبر پر پانی چھڑکنا مسنون ہے اور نئی ڈال دی گئی یا منتشر ہو جانے کا احتمال ہو تو اب بھی پانی ڈالا جائے کہ نشانی باقی رہے اور قبر کی توہین نہ ہونے پائے به علل فی الدر غیرہ أن لا یذھب الأثر فیمتھن یعنی درمختار وغیرہ میں علت بیان فرمائی ہے کہ نشان مٹ جانے کے سبب بے حرمتی نہ ہو اس کے لئے کوئی دن معین نہیں ہو سکتا ہے جب حاجت ہو اور بے حاجت پانی کا ڈالنا ضائع کرنا ہے اور پانی ضائع کرنا جائز نہیں اور عاشورہ کی تخصیص محض بے اصل و بے معنی ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 372، رضا فاؤنڈیشن لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 ذو القعدۃ الحرام 1444ھ/17 جون 2023ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

750

آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

5 دن کے بچے کو کفن کون سا دیں؟

سوال: 4 یا 5 دن کا بچہ فوت ہو جائے تو اسے کتنا کفن دیا جائے گا؟ مکمل کفن دیا جائے یا ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسلمان مرد و عورت کے کا زندہ بچہ جو فوت ہو چاہے ایک دن ہی کا ہو اس کو بھی کفن مسنون طریقے سے دیا جائے گا جیسے بڑوں کو دیا جاتا ہے ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن نہ کیا جائے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: مسلمان مرد یا عورت کا بچہ زندہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو اُس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے، ورنہ اُسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے، اُس کے لیے غسل و کفن بطریق مسنون نہیں اور نماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی، یہاں تک کہ سر جب باہر ہوا تھا اس وقت چیختا تھا مگر اکثر حصہ نکلنے سے پیشتر مر گیا تو نماز نہ پڑھی جائے، اکثر کی مقدار یہ ہے کہ سر کی جانب سے ہو تو سینہ تک اکثر ہے اور پاؤں کی جانب سے ہو تو کمر تک۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 846، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 ذو القعدۃ الحرام 1444ھ / 17 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

751

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
آن لائن

غیر محرم کا عورت کی میت قبر میں اتارنا

سوال: عورت کی میت کو غیر محرم قبر میں اتار سکتے ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اولا حکم یہ ہے کہ عورت کو قبر میں اتارنے والے محارم ہوں اگر محارم نہ ہوں تو رشتہ داروں میں سے کوئی اتارے یہ بھی نہ ہوں تو اجنبی، پرہیزگار شخص اگر قبر میں اتارے تو حرج نہیں ہاں یہ احتیاط کی جائے کہ عورت کی چارپائی کسی کپڑے وغیرہ سے چھپی رہے اور قبر میں رکھنے سے سلیپ رکھنے تک قبر کو کسی کپڑے سے چھپایا جائے۔ صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: عورت کا جنازہ اتارنے والے محارم ہوں، یہ نہ ہوں تو دیگر رشتہ والے یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گار اجنبی کے اتارنے میں مضایقہ نہیں۔۔۔۔عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے سے تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائے رکھیں، مرد کی قبر کو دفن کرتے وقت نہ چھپائیں البتہ اگر مینھ وغیرہ کوئی عذر ہو تو چھپانا جائز ہے، عورت کا جنازہ بھی ڈھکا رہے۔

(بہار شریعت، جلد اول، حصہ چہارم، صفحہ 844، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ / 25 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Phone NO: 923471932267

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY

752

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

بغیر جنازہ پڑھے دفن کر دیا تو قبر پر جنازہ پڑھنا

سوال: کم علمی کے سبب دس دن کے بچے کو بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا ہو تو کیا قبر پر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں جب تک میت کے جسم کے پھٹنے، پھولنے کا گمان نہ ہو تو اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھنا ہو گا۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ ل در مختار و شامی کے حوالے سے لکھتے ہیں: میّت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا اور مٹی بھی دے دی گئی تو اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں، جب تک پھٹنے کا گمان نہ ہو اور مٹی نہ دی گئی ہو تو نکالیں اور نماز پڑھ کر دفن کریں اور قبر پر نماز پڑھنے میں دنوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کہ کتنے دن تک پڑھی جائے کہ یہ موسم اور زمین اور میّت کے جسم و مرض کے اختلاف سے مختلف ہے، گرمی میں جلد پھٹے گا اور جاڑے میں بدیر تر یا شور زمین میں جلد خشک اور غیر شور میں بدیر فربہ جسم جلد لاغر دیر میں۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ چہارم، صفحہ 839، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

8 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ /27 جون 2023ء

753

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

آنلائن نکاح کرنے کا حکم

سوال: کیا آنلائن نکاح کیا تو نکاح ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نکاح کے لیے ضروری ہے کہ ایک ہی مجلس میں دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کیا جائے اگر آنلائن ایک طرف سے ایجاب ہو اور دوسری طرف سے قبول ہوا تو نکاح منعقد نہیں ہوگا کیونکہ نکاح کی شرط ،ایک ہی مجلس میں ایجاب وقبول کا پایا جانا، نہ پایا گیا ہاں آنلائن نکاح کا وکیل بنا دیا جائے اور وکیل گواہوں کے سامنے نکاح پڑھا دے تو نکاح ہو جائے گا۔ درمختار میں ہے: ومن شرائط الإیجاب والقبول: اتحاد المجلس ترجمہ: اور ایجاب وقبول کی شرائط میں سے ہے کہ مجلس کا ایک ہونا۔ اسکے تحت علامہ شامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: (قولہ: اتحاد المجلس) قال فی البحر: فلو اختلف المجلس لم ینعقد ترجمہ: مصنف کا قول کہ مجلس کا ایک ہونا بحر میں فرمایا کہ اگر مجلس مختلف ہوئی تو نکاح منعقد نہیں ہوگا۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب النکاح، جلد 3، صفحہ 14، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/18 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

تجدید نکاح کا آسان طریقہ

سوال: تجدید نکاح جو احتیاطاً کیا جاتا ہے اس کا آسان طریقہ بتادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نکاح کے لیے ضروری ہے کہ شرعی حق مہر کے بدلے دو مسلمان مرد یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتوں کے سامنے ایجاب وقبول کرلیا جائے نکاح ہو جائے گا لہذا تجدید نکاح میں بھی اس طریقے سے نکاح کرلیں تو نکاح ہو جائے گا اس کے لیے لوگوں کو اکٹھا کرنا یا نکاح کے خطبے پڑھنا لازم نہیں۔ سیدی امیر اہلسنت مولانا الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ تجدید نکاح کا آسان طریقہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: تجدیدِ نکاح کا معنیٰ ہے: "نئے مہر سے نیا نکاح کرنا۔" اِس کیلئے لوگوں کو اکٹھا کرنا ضروری نہیں۔ نِکاح نام ہے اِیجاب وقبول کا۔ ہاں بوقتِ نکاح بطورِ گواہ کم از کم دو مرد مسلمان یا ایک مرد مسلمان اور دو مسلمان عورتوں کا حاضِر ہونا لازِمی ہے۔ خطبۂ نِکاح شرط نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ خطبہ یاد نہ ہو تو اَعُوذُ بِاللہ اور بِسمِ اللہ شریف کے بعد سورۂ فاتحہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ کم از کم دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (موجودہ وزن کے حساب سے 30 گرام 618 ملی گرام چاندی) یا اُس کی رقم مہر واجِب ہے۔ مثلاً آپ نے پاکستانی 786 روپے اُدھار مہر کی نیّت کرلی ہے (مگر یہ دیکھ لیجئے کہ مہر مقرر کرتے وقت مذکورہ چاندی کی قیمت 786 پاکستانی روپے سے زائد تو نہیں) تو اب مذکورہ گواہوں کی موجودگی میں آپ "اِیجاب" کیجئے یعنی عورت سے کہیے: "میں نے 786 پاکستانی روپے مہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا۔" عورت کہے: "میں نے قبول کیا۔" نکاح ہو گیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت ہی خطبہ یا سورۂ فاتحہ پڑھ کر "اِیجاب" کرے اور مرد کہے: "میں نے قبول کیا"، نکاح ہو گیا۔ بعدِ نکاح اگر عورت چاہے تو مہر مُعاف بھی کر سکتی ہے۔ مگر مرد بلاحاجتِ شرعی عورت سے مہر مُعاف کرنے کا سوال نہ کرے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب، صفحہ 137، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

19 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/ 9 جون 2023ء

755

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
آن لائن

زانی اور زانیہ کا آپس میں نکاح

سوال: زنا کرنے والی لڑکی اور لڑکا اگر سچے دل سے توبہ کرلیں تو کیا ان کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے؟ جبکہ لڑکی بھی حاملہ نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

زنا کرنا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانا والا کام ہے زانی اور زانیہ پر سچے دل سے توبہ و استغفار کرنا لازم ہے البتہ زانی اور زانیہ کا آپس میں یا کسی اور سے نکاح جائز ہے ہاں زنا سے حمل ہو جائے تو زانی سے نکاح ہونے کی صورت میں وہ اس سے ہمبستری بھی کر سکتا ہے اور اگر کسی اور سے نکاح ہو تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو ہمبستری جائز نہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جس عورت کو زنا کا حمل ہے اس سے نکاح ہو سکتا ہے پھر اگر اسی کا وہ حمل ہے تو وطی بھی کر سکتا ہے اور اگر دوسرے کا ہے تو جب تک بچہ نہ پیدا ہو لے وطی جائز نہیں۔

(بہار شریعت جلد 2 حصہ 7 صفحہ 34 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ / 25 جون 2023ء

756

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
آن لائن

بیوی بلا وجہ میکے چلی جائے تو نفقہ کی مستحق ہوگی یا نہیں

سوال: اگر عورت بلا وجہ ہی شوہر کی اجازت کے بغیر گھر چھوڑ کر والدین کے پاس چلی جائے اور بلانے پر بھی نہ آئے اور وہاں بیمار ہو جائے تو اس کے علاج کا خرچہ شوہر پر واجب ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں عورت نفقے (خرچے) کی مستحق نہیں ہوگی کیونکہ ایسی عورت ناشزہ یعنی نافرمان کہلاتی ہے اور اور ناشزہ کا نفقہ شوہر پر لازم نہیں ہاں اگر بیمار کا خرچہ کرنا چاہے تو درست ہے لیکن واجب نہیں۔ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "عورت کا نان ونفقہ کہ شوہر کے یہاں پابند رہنے کا بدلہ ہے، اگر ناحق اس کے یہاں سے چلی جائے گی، جب تک واپس نہ آئے گی کچھ نہ پائے گی۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 391، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "عورت شوہر کے یہاں سے ناحق چلی گئی، تو نفقہ نہیں پائے گی، جب تک واپس نہ آئے اور اگر اُس وقت واپس آئی کہ شوہر مکان پر نہیں، بلکہ پردیس چلا گیا ہے، جب بھی نفقہ کی مستحق ہے۔"

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 8، صفحہ 262، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

21 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 11 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471952267

757

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

تکلیف دینے والی بیوی کو طلاق دینا کیسا؟

سوال: اگر بیوی شوہر کو تکلیف دیتی ہو ظلم اور زیادتی کرتی ہو تو کیا مرد کا بیوی کو طلاق دینا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بہتر یہی ہے کہ عورت کو پیار محبت سے سمجھایا جائے تاکہ وہ ایسی عادات چھوڑ دے اور دونوں اتفاق سے رہیں البتہ اگر عورت سمجھانے کے باوجود تکلیف پہنچاتی ہو تو اسے طلاق دینا مستحب ہے اور طلاق دینے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ بیوی جب ماہواری سے پاک ہو اور ان ایام میں شوہر نے بیوی سے صحبت بھی نہ کی ہو، تو ان ایام میں صرف ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے۔
صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہِ شرعی ممنوع ہے اور وجہِ شرعی ہو تو مباح بلکہ بعض صورتوں میں مستحب مثلاً عورت اس کو یا اوروں کو ایذا دیتی یا نماز نہیں پڑھتی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے نمازی عورت کو طلاق دے دوں اور اُس کا مہر میرے ذمہ باقی ہو، اس حالت کے ساتھ دربارِ خدا میں میری پیشی ہو تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ اُس کے ساتھ زندگی بسر کروں۔ (بہار شریعت، جلد2، صفحہ110، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: "احسنہ ان یطلقھا واحدۃ فی طھر لا جماع فیہ ویترکھا حتی تنقضی عدتھا" یعنی طلاقِ احسن یہ ہے کہ شوہر نے جس طہر میں وطی نہ کی ہو، اس میں ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑے رہے یہاں تک کہ عدت گزر جائے۔

(کتاب الاختیار لتعلیل المختار، جلد2، حصہ2، صفحہ151، مطبوعہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

21 ذو القعدۃ الحرام 1444ھ / 11 جون 2023ء

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

حلالہ کے لیے جماع شرط ہے

سوال: حلالہ کے لیے جماع شرط ہے یا خلوت صحیحہ سے بھی حلالہ ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حلالہ کے درست ہونے کے لیے دخول شرط ہے محض خلوت صحیحہ سے حلالہ درست نہیں ہو گا۔ فتح القدیر میں ہے: والشرط الایلاج) بقید کونہ عن قوۃ نفسہ وان کان ملفوفاً اذا کان یجد لذۃ حرارۃ المحل ترجمہ: حلالہ صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ شوہر آلہ تناسل کی قوت سے دخول کرے اگرچہ اس پر کپڑا لپیٹ کر کے دخول کریں جب اسے فرج کی حرارت محسوس ہو۔

(فتح القدیر، کتاب الطلاق، فصل فیما تحل بہ المطلقۃ، جلد 4، صفحہ 160)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ
انتظار حسین مدنی کشمیری
21 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/11 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471912267

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

بغیر ہمبستری و خلوت کے طلاق دی تو حلالہ کا حکم

سوال: کسی عورت کا نکاح ہو گیا اور رخصتی اور ہمبستری نہیں ہوئی اور طلاق ہو گئی تو کیا یہ عورت بھی حلالہ کے ذریعے پہلے شوہر کے پاس جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حلالہ کا تعلق ہمبستری یا رخصتی سے نہیں ہے بلکہ تین طلاقوں سے ہے اگر بندہ اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو اس کے لیے بغیر حلالہ پہلے شوہر سے نکاح جائز نہیں ہوتا لہذا پوچھی گئی صورت میں اگر عورت کو شوہر نے تینوں طلاقیں اکٹھی ایک ہی جملے سے دی ہوں تو اس صورت میں بیوی پر تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی اور نکاح ختم ہو جائے گا بیوی حرمتِ مغلظہ کے ساتھ حرام ہو جائے گی، اب بغیر حلالہ رجوع کرنا جائز نہیں ہو گا ہاں اگر بیوی کو الگ الگ تین طلاقیں دیں تو ایک طلاق بائن واقع ہو گی اور باقی دو لغو اور بے کار ہو گئیں اور بیوی پر عدت گزارنا بھی لازم نہیں ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ﴾ ترجمہ کنزالایمان: پھر اگر تیسری طلاق اسے دی، تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہو گی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔

(پارہ2، سورۃ البقرہ، آیت230)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: إذا طلق الرجل امراته ثلاثا قبل الدخول بها وقعن عليها فان فرّق الطّلاقَ بَانتْ بِالأُولى ولم تقع الثانية والثالثة كذا في الهداية یعنی اگر کسی نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دیں (مثلاً یوں کہا میں نے تجھے تین طلاقیں دیں تو تینوں واقع ہو جائے گی اور عورت مغلظہ ہو جائے گی) اور اگر طلاق میں تفریق کی تو ایک طلاق بائن واقع ہو گی اور دوسری تیسری لغو ہو جائے گی

(فتاویٰ عالمگیری جلد1 صفحہ349، مطبوعہ مصر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

22 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/12 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471912267

آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

جاندار کی فوٹو کا پرنٹ نکالنا اور بیچنا

سوال: ہمارا پرنٹنگ کا کام ہے تو ہمارے پاس ہر طرح کی پرنٹنگ آتی ہے جس میں جانداروں کی تصاویر اور بے پردہ عورتوں کی تصاویر بھی ہوتی ہیں تو اس قسم کا پرنٹ نکالنا جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس طرح جاندار کی تصویر بنانا جائز نہیں اسی طرح جاندار کی بنی تصویر کا پرنٹ نکالنا بھی جائز نہیں اور اسے بیچنا بھی ناجائز و حرام ہے اور بے پردہ خواتین کی تصاویر کا پرنٹ نکالنے اور بیچنے کا تو اور سخت حکم ہے کہ اس میں بے حیائی و فحاشی کو فروغ دینا بھی ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إن من اشد الناس عذابا یوم القیامۃ المصورون ترجمہ: لوگوں میں سے سب سے زیادہ سخت عذاب والے تصویر بنانے والے لوگ ہیں۔ (صحیح البخاری، الحدیث 5950)

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل ظاہر ہو، اس طرح کی تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنانا یا بیچنا، خیرات کرنا سب ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 24، صفحہ 567، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/6 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

چھٹیوں کی تنخواہ لینا کیسا؟

سوال: ایک ملازم کو سال بھر میں دو مہینہ چھٹی ملتی ہے اس کی اسے تنخواہ بھی ملتی ہے کیا یہ جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس جگہ یہ کام کرتا ہے وہاں اگر ملازمین کو چھٹیوں کی تنخواہ دینا رائج ہو تو شرعا اس میں کوئی حرج نہیں تنخواہ لینا اور دینا بلکل جائز ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ معروف چھٹیوں کی تنخواہ جائز ہونے کے بارے میں لکھتے ہیں:

”معمولی تعطیلیں مثلاً جمعہ وعیدین ورمضان المبارک کی یا جہاں مدارس میں سہ شنبہ کی چھٹی بھی معمولی ہے، وہاں یہ بھی اس حکم سے مستثنیٰ ہیں کہ ان ایام میں بے تسلیمِ نفس بھی مستحقِ تنخواہ ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد 19، صفحہ 506، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

19 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/9 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO: 923471932267

بیعانہ ڈبل ادا کرنا یا بیعانہ ضبط کر لینا

سوال: دو آدمیوں کے درمیان سودہ طے پا جاتا ہے بعد میں اگر فروخت کرنے والا سودے سے پھرتا ہے تو خریدار کو بیعانہ دوگنا ادا کرنا ہوگا اور اگر خریدار سودے سے پھرتا ہے تو اس کا بیعانہ ضبط کر لیا جاتا ہے اس کا کیا شرعی حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بیان کردہ دونوں صورتیں ناجائز و حرام ہیں بیعانہ دوگنا ادا کرنا یا بیعانہ کی رقم ضبط کر لینا باطل طریقے سے مال کھانا ہے جو کہ حرام ہے۔ باطل طریقے سے مال کھانے کے حرام ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ) ترجمہ کنز الایمان: "اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔"

(پارہ 5، سورۃ النساء، آیت 29)

بیعانہ واپس نہ کرنے کے ظلم ہونے کے بارے میں فتاوی رضویہ میں ہے: "بیشک واپس پائے گا، بیع نہ ہونے کی حالت میں بیعانہ ضبط کر لینا جیسا کہ جاہلوں میں رواج ہے، ظلم صریح ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج 17، ص 94، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی فیض رسول میں ہے: "جبکہ بیچنے والے نے خریدار کے انکار کو مان لیا اور بیع کا فسخ منظور کر لیا، تو بیعانہ کی رقم واپس کرنا اس پر لازم ہے، اگر نہیں واپس کرے گا، تو سخت گنہگار حق العبد میں گرفتار ہوگا۔"

(فتاوی فیض رسول، ج 2، ص 377، مطبوعہ شبیر برادرز، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

21 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 11 جون 2023ء

763

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

آلات موسیقی کے ذریعے کی جانے والی کمائی

سوال: آلات موسیقی کی کمائی کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

آلات موسیقی کا استعمال ناجائز و حرام ہے اور اسکی آمدن بھی ناجائز و حرام ہے۔ کیونکہ یہ گناہ پر معاونت یعنی مدد کرنا ہے جو کہ حرام ہے ایسے ہی گناہ پر اجرت لینا بھی حرام ہے لہذا آلات موسیقی کی اجرت جس سے لی اسے واپس کرنا واجب ہے اپنے استعمال میں نہیں لا سکتے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: (وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ) ترجمہ کنز الایمان: ”اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔“

(پارہ6، سورۃ المائدہ، آیت2)

حرام کام پر اجرت لینے کے حوالے سے صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”ان صورتوں میں اجرت لینا بھی حرام ہے، اگر لے لی ہو تو واپس کرے اور معلوم نہ رہا کہ کس سے اجرت لی تھی، تو اسے صدقہ کردے کہ خبیث مال کا یہی حکم ہے۔“

(بہار شریعت، اجارہ فاسدہ کا بیان، جلد3، صفحہ144، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6ذوالحجۃ الحرام1444ھ/25جون2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471952267

764

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

کام کیے بغیر سیلری لینا کیسا؟

سوال: جاب (job) پر جائے بغیر سیلری لینا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جاب پر جائے بغیر سیلری لینا ناجائز و حرام ہے اور اس طریقے سے آنے والا مال، مال حرام ہے کیونکہ یہ باطل طریقے اور دھوکے سے حاصل کیا گیا اور دھوکہ ناجائز و حرام ہے۔ باطل طریقے سے مال کھانے کے حرام ہونے کے بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: "اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔"

(القرآن، پارہ 5، سورۃ النساء، آیت 29)

صحیح مسلم میں ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: من غش، فلیس منی ترجمہ: جس نے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں۔

(صحیح مسلم، حدیث 284)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ / 25 جون 2023ء

جانور میں شرکت کی جائز و ناجائز صورت

سوال: کسی کو جانور جیسے بکری وغیرہ خرید کر دی اب وہ اس کی پرورش کرے گا ضرورت پڑنے پر مالک جانور بیچے گا تو جتنے کا جانور بکے گا وہ قیمت دونوں میں آدھی آدھی تقسیم ہوگی ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو جواز کی کوئی صورت بتادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت جائز نہیں ہے اس کی جائز صورت یہ ہے کہ جانور دینے والا، اگلے کو جانور کا آدھا حصہ بیچ دے اس طرح جانور دونوں میں مشترک ہو جائے گا اور بیچنے پر قیمت آدھی آدھی دونوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "گائے، بھینس خرید کر دوسرے کو دیتے ہیں کہ اسے کھلائے، پلائے، جو کچھ دودھ ہوگا، وہ دونوں میں نصف نصف تقسیم ہوگا، یہ اجارہ بھی فاسد ہے۔ کل دودھ مالک کا ہے اور دوسرے کو اس کے کام کی اجرتِ مثل ملے گی اور جو کچھ اپنے پاس سے کھلایا ہے، اس کی قیمت ملے گی اور گائے نے جو کچھ چرا ہے، اس کا کوئی معاوضہ نہیں اور دوسرے نے جو کچھ دودھ صرف کر لیا ہے، اتنا ہی دودھ مالک کو دے کہ دودھ مثلی چیز ہے۔"

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 150، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اس کے جواز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "اس کے جواز کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ گائے، بکری، مرغی وغیرہ میں آدھی دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالیں، اب چونکہ ان جانوروں میں شرکت ہو گئی، بچے بھی مشترک ہوں گے۔"

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 10، صفحہ 512، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/ 25 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471932267

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

766

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

نابالغ بیٹے کی طرف سے قربانی

سوال: اگر والد اپنے نابالغ بیٹے کی طرف سے قربانی کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اولا یہ بات ذھن نشین رہے کہ خود پر قربانی واجب ہوتے ہوئے بیٹے یا کسی کی بھی کی طرف سے قربانی کی تو واجب ادا نہیں ہو گا ہاں اپنی طرف سے قربانی کرنے کے ساتھ ساتھ اگر نابالغ بیٹے کی طرف سے بھی قربانی کرے تو یہ بہتر ہے۔ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "جس پر قربانی واجب ہے اس کو خود اپنے نام سے قربانی کرنی چاہیے، لڑکے یا زوجہ کی طرف سے کرے گا، تو واجب ساقط نہ ہو گا، اپنے نام سے کرنے کے بعد جتنی قربانیاں کرے، مضائقہ نہیں، مگر واجب کو ادا نہ کرنا اور دوسروں کی طرف سے نفل ادا کرنا بہت بڑی غلطی ہے، پھر بھی دوسروں کی طرف سے جو قربانی کی ہو گئی اور ایام نحر (قربانی کے دن) باقی ہوں، تو یہ خود قربانی کرے، گزرنے پر قیمتِ اضحیہ تصدق کرے۔"

(فتاوی امجدیہ، کتاب الاضحیہ، جلد 2، حصہ 3، صفحہ 314، مکتبہ رضویہ، کراچی)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بالغ لڑکوں یا بی بی کی طرف سے قربانی کرنا چاہتا ہے تو اون سے اجازت حاصل کرے بغیر اون کے کہے اگر کر دی تو اون کی طرف سے واجب ادا نہ ہوا اور نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجب نہیں ہے مگر کر دینا بہتر ہے۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 336، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/ 6 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471952267

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یاحبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

767

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

اپنی قربانی چھوڑ کر فوت شدہ کی طرف سے قربانی

سوال: اپنی قربانی نہ کریں بلکہ فوت شدگان کی طرف سے کریں تو کیا ان کی طرف سے قربانی ادا ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

فوت شدہ کی طرف سے بغیر وصیت کے قربانی کی تو بھی قربانی کا واجب ساقط ہو جائے گا کیونکہ قربانی، قربانی کرنے والے کی ملک پر واقع ہوئی ہے اور اس کا ثواب وہ فوت شدہ کو ایصال کر رہا لہذا قربانی ہو جائے گی۔ ردالمحتار میں ہے: "من ضحی عن المیت یصنع کما یصنع فی اضحیۃ نفسہ من التصدق والاکل والاجر للمیت والملک للذابح وقال الصدر والمختار انہ ان بامر المیت لا یاکل منھا والا یاکل، بزازیہ" ترجمہ: اگر میت کی طرف سے قربانی کی تو صدقہ اور کھانے میں اپنی ذاتی قربانی والا معاملہ کیا جائے اور اجر و ثواب میت کے لیے ہوگا اور ملکیت ذبح کرنے والے کی ہوگی، فرمایا صدر نے کہ مختار یہ ہے کہ اگر قربانی میت کی وصیت پر کی تو خود نہ کھائے، ورنہ کھائے۔ بزازیہ۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الاضحیہ، جلد 9، صفحہ 540، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

19 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/9 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO: 923471912267

ذبح میں حرام مغز کاٹنا اور گردن توڑنا

سوال: جانور ذبح کرتے وقت جانور کا حرام مغز یا گردن توڑ دی تو کیا جانور حرام ہو جاتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ذبح شرعی کے لیے ضروری ہے کہ جانور کی چار رگیں (سانس والی، کھانے والی، دو خون والی) مکمل یا ان کا اکثر حصہ کٹ جائے اس سے زیادہ کاٹنا کہ چھری حرام مغز تک پہنچ جائے یا گردن توڑ دینا مکروہ ہے البتہ جانور حلال ہی ہو گا کراہت اس فعل میں ہے کہ بلاوجہ جانور کو تکلیف دینا ہے ذبیحہ میں کوئی کراہت نہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "اس طرح ذبح کرنا کہ چھری حرام مغز تک پہنچ جائے یا سر کٹ کر جدا ہو جائے، مکروہ ہے، مگر وہ ذبیحہ کھایا جائے گا، یعنی کراہت اس فعل میں ہے، نہ کہ ذبیحہ میں۔ عام لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ ذبح کرنے میں اگر سر جدا ہو جائے، تو اس سر کا کھانا مکروہ ہے، یہ کتب فقہ میں نظر سے نہیں گزرا، بلکہ فقہاء کا یہ ارشاد کہ ذبیحہ کھایا جائے گا، اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ سر بھی کھایا جائے گا۔ ہر وہ فعل جس سے جانور کو بلافائدہ تکلیف پہنچے، مکروہ ہے، مثلاً: جانور میں ابھی حیات باقی ہو، ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کی کھال اتارنا، اس کے اعضاء کاٹنا یا ذبح سے پہلے اس کے سر کو کھینچنا کہ رگیں ظاہر ہو جائیں یا گردن کو توڑنا، یونہی جانور کو گردن کی طرف سے ذبح کرنا، مکروہ ہے، بلکہ اس کی بعض صورتوں میں جانور حرام ہو جائے گا۔"

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 315، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

21 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 11 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

قربانی کے بڑے جانور میں عقیقہ کا حصہ

سوال: کیا قربانی کے جانور میں عقیقہ کا حصہ رکھ سکتے ہیں؟اور عقیقہ کے گوشت کی تقسیم کس تناسب سے ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: محمد طارق مصطفائی

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

قربانی کے بڑے جانور میں عقیقہ کا حصہ رکھ سکتے ہیں کوئی حرج نہیں نیز عقیقے کے گوشت کے قربانی کی طرح تین حصے کرنا مستحب ہے، جو بچّے کے والدین، داوا دادی، نانا نانی، امیر غریب ہر کوئی کھا سکتا ہے ۔فتاویٰ امجدیہ میں ہے: ”کتبِ فقہ میں مصرح (یعنی اس بات کی صراحت کی گئی ہے) کہ گائے یااونٹ کی قربانی میں عقیقہ کی شرکت ہو سکتی ہے۔۔۔۔تو جب قربانی میں عقیقہ کی شرکت جائز ہوئی، تو معلوم ہوا کہ گائے یااونٹ کا ایک جزء عقیقہ میں ہو سکتا ہے اور شرع نے ان کے ساتویں حصہ کو ایک بکری کے قائم مقام رکھا ہے، لہٰذا لڑکے کے عقیقہ میں دو حصے ہونے چاہیے اور لڑکی کے لیے ایک حصہ یعنی ساتواں حصہ کافی ہے، تو ایک گائے میں سات لڑکیاں یا تین لڑکے اور ایک لڑکی کا عقیقہ ہو سکتا ہے۔ بعض عوام میں یہ مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت والدین نہ کھائیں، غلط ہے۔ والدین بھی کھا سکتے ہیں اور غنی کو بھی کھلا سکتے ہیں۔“

(فتاویٰ امجدیہ، جلد3، صفحہ302، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: ”عقیقہ کا گوشت آباء واجداد بھی کھا سکتے ہیں۔ مثلِ قربانی اس میں بھی تین حصے کرنا مستحب ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد20، صفحہ586، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

21ذوالقعدۃ الحرام1444ھ/11جون2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471952267

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

770

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

ذوالحج کے ابتدائی دس دنوں میں ناخن، بال کاٹنے کا حکم

سوال: ذوالحج کے ابتدائی دس دنوں میں قربانی کرنے والے کے لیے ناخن اور بال کٹوانے والے کے لیے کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ذوالحج کا چاند نظر آنے سے لے کر قربانی تک ناخن اور بال کٹوانے سے رکے رہنا مستحب ہے قربانی کرنے والے کے لیے اس کا حکم آیا ہے لیکن یہ حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں یعنی کر لیا تو بہتر ہے نہ کیا تو گناہ نہیں البتہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ ان دس دنوں میں ناخن اور موئے زیر ناف نہ کاٹنے سے چالیس دن اسی حالت میں ہو رہے ہوں تو کاٹ لینا ضروری ہے کیونکہ چالیس دن سے زیدہ ناخن اور موئے زیر ناف رکھنا ناجائز و گناہ ہے اور جس کا قربانی کا ارادہ نہ بھی ہو تو اس حکم پر عمل کرنے سے قربانی کا ثواب پائے گا۔ صحیح مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من کان لہ ذبح یذبحہ فاذا اھل ھلال ذی الحجۃ، فلا یاخذن من شعرہ ولا من اظفارہ شیئاً حتی یضحی" ترجمہ: جس کے پاس قربانی کے لیے جانور ہو، تو جب ذوالحجہ کا چاند طلوع ہو جائے، وہ اپنے بالوں اور ناخنوں سے کچھ بھی نہ کاٹے، حتی کہ قربانی کر لے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب نھی من دخل۔۔۔الخ، جلد 2، صفحہ 160، مطبوعہ کراچی)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "یہ حکم صرف استحبابی ہے، کرے تو بہتر ہے، نہ کرے تو مضائقہ نہیں، نہ اس کو حکم عدولی کہہ سکتے ہیں، نہ قربانی میں نقص آنے کی کوئی وجہ، بلکہ اگر کسی شخص نے ۳۱ (اکتیس) دن سے کسی عذر کے سبب خواہ بلا عذر ناخن نہ تراشے ہوں، نہ خط بنوایا ہو کہ چاند ذی الحجہ کا ہو گیا، تو وہ اگرچہ قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، اس مستحب پر عمل نہیں کر سکتا، اب دسویں تک رکھے گا، تو ناخن و خط بنوائے ہوئے اکتالیسواں دن ہو جائے گا اور چالیس دن سے زیادہ نہ بنوانا گناہ ہے، فعل مستحب کے لئے گناہ نہیں کر سکتا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 353، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مراۃ المناجیح میں ہے: "جو قربانی نہ کر سکے، وہ بھی اس عشرہ میں حجامت نہ کرائے، بقر عید کے دن بعد نماز حجامت کرائے، تو ان شاءاللہ ثواب پائے گا، جیسا کہ بعض روایت میں ہے"۔

(مراۃ المناجیح، جلد 2، صفحہ 370، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

21 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 11 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471912267

771

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

قربانی کا جانور بچہ جنے تو اس بچے کا حکم

سوال: قربانی کا جانور لائے اور وہ جانور بچہ دے دے تو اس بچے کا کیا کیا جائے؟ کیا اس بچے کو بھی ذبح کرنا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں اس بچے کو بھی ذبح کرنا ہو گا۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: قربانی کے لیے جانور خریدا تھا قربانی کرنے سے پہلے اس کو بچہ پیدا ہوا تو بچہ کو بھی ذبح کرڈالے اور اگر بچہ کو بیچ ڈالا تو اس کا ثمن صدقہ کردے اور اگر نہ ذبح کیا نہ بیع کیا اور ایام نحر گزر گئے تو اوس کو صدقہ کردے اور اگر کچھ نہ کیا بچہ اوس کے یہاں رہا اور قربانی کا زمانہ آگیا اور یہ چاہتا ہے اس سال کی قربانی میں اسی کو ذبح کرے یہ نہیں کر سکتا اور اگر قربانی اسی کی کردی تو دوسری قربانی پھر کرے کہ وہ قربانی نہیں ہوئی اور وہ بچہ ذبح کیا ہوا صدقہ کردے بلکہ ذبح سے جو کچھ اوس کی قیمت میں کمی ہوئی اسے بھی صدقہ کردے۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 347، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/ 18 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO: 923471912267

772

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

بوقت ذبح کیا پڑھنا لازمی ہے؟

سوال: بوقت ذبح کیا پڑھنا لازمی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بوقت ذبح، ذبح کرنے والے کے لیے اللہ کے ناموں میں سے کوئی نام ذبح کی نیت سے لینا ضروری ہے اگر جان بوجھ کر اللہ کا نام نہ لیا تو جانور حرام ہو جائے گا۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اللہ عزوجل کے نام ساتھ ذبح کرنا۔ ذبح کرنے کے وقت اللہ تعالی کے ناموں میں سے کوئی نام ذکر کرے جانور حلال ہو جائے گا یہی ضروری نہیں کہ لفظ اللہ عزوجل ہی زبان سے کہے، تنہا نام ہی ذکر کرے یا نام کے ساتھ صفت بھی ذکر کرے دونوں صورتوں جانور حلال ہو جاتا ہے مثلاً اللہ اکبر، اللہ اعظم، اللہ اجل، اللہ الرحمن، اللہ الرحیم، یا صرف اللہ یا الرحمن یا الرحیم کہے اسی طرح سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ اللہ پڑھنے سے بھی حلال ہو جائے گا اللہ عزوجل کا نام عربی کے سوا دوسری زبان میں لیا جب بھی حلال ہو جائے گا۔۔۔ نام الٰہی (عزوجل) لینے سے ذبح پر نام لینا مقصود ہو اور اگر کسی دوسرے مقصد کے لیے بسم اللہ پڑھی اور ساتھ لگے ذبح کر دیا اور اس پر بسم اللہ پڑھنا مقصود نہیں ہے تو جانور حلال نہ ہوا مثلاً چھینک آئی اور اس پر الحمد للہ کہا اور جانور ذبح کر دیا اس پر نام الٰہی (عزوجل) ذکر کرنا مقصود نہ تھا بلکہ چھینک پر مقصود تھا جانور حلال نہ ہوا۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 314، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/ 18 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

773

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

بوقت ذبح تمام حصے داروں کا بسم اللہ پڑھنا

سوال: ذبح کرتے وقت تمام حصے داروں کے لیے بسم اللہ پڑھنا لازم ہے یا صرف ذبح کرنے والا پڑھے؟

یوزر آئی ڈی: علامہ احمد فیضی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ذبح کرنے والے کے لیے بوقت ذبح اللہ کا نام لینا ضروری ہے دوسروں کا کہنا نہ کہنا برابر ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: خود ذبح کرنے والا اللہ عزوجل کا نام اپنی زبان سے کہے اگر یہ خود خاموش رہا دوسروں نے نام لیا اور اسے یاد بھی تھا بھولا نہ تھا تو جانور حرام ہے۔

(بہار شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ 314، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/ 18 جون 2023ء

774

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

جانور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لیا تو

سوال: جانور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا بھول گئے تو کیا حکم ہے؟ یا جان بوجھ کر نہ لیا تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جانور ذبح کرتے وقت اگر کسی نے جان بوجھ کر اللہ کا نام نہ لیا تو جانور حرام ہو جائے گا اور اگر اللہ کا نام لینا بھول گئے تو جانور حلال ہو جائے گا۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ذبح کرنے میں قصداً بسم اللہ نہ کہی جانور حرام ہے اور اگر بھول کر ایسا ہوا جیسا کہ بعض مرتبہ شکار کے ذبح میں جلدی ہوتی ہے اور جلدی میں بسم اللہ کہنا بھول جاتا ہے اس صورت میں جانور حلال ہے۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 318، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 18 جون 2023ء

جس نے قربانی کی ہو اسے قربانی کا گوشت دینا

سوال: کیا قربانی کا گوشت قربانی کرنے والے رشتہ دار کو دے سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قربانی کا گوشت رشتہ داروں کو دینا بھی مستحب ہے اب اگر رشتہ داروں میں سے بھی کسی نے قربانی کی ہے تو اسے دینے میں حرج نہیں ہاں اگر دونوں خوشی سے کہہ دیں کہ ہم آپس میں لین دین کرنے کے بجائے بقیہ احباب کو دیتے ہیں جنہوں نے قربانی نہیں کی تو یہ بہت اچھا ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: قربانی کا گوشْت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص غنی (یعنی مالدار) یا فقیر کو دے سکتا ہے کھلا سکتا ہے بلکہ اس میں سے کچھ کھالینا قربانی کرنے والے کے لیے مُستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشْت کے تین حصّے کرے ایک حصّہ فُقَراء کے لیے اور ایک حصّہ دوست واَحباب کے لیے اور ایک حصّہ اپنے گھر والوں کے لیے۔

(بہار شریعت، جلد 3، صفحہ 345، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اگر سارا گوشْت خود ہی رکھ لیا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: تین حصّے کرنا صِرف اِستِحبابی اَمر ہے کچھ ضَروری نہیں، چاہے تو سب اپنے صَرف (یعنی استعمال) میں کرلے یا سب عزیزوں قریبوں کو دے دے، یا سب مساکین کو بانٹ دے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 20، صفحہ 253، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

29 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 19 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471952267

آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

ایک سال کے چھوٹے قد والے دنبے کی قربانی

سوال: دنبہ ایک سال کا ہو لیکن اس کا قد بلکل چھوٹا چھ ماہ کے دنبے جتنا ہو تو کیا اس کی قربانی جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں دنبے کی قربانی جائز ہے قد کا چھوٹا ہونا مانع قربانی نہیں ہو گا جبکہ اس کی عمر مکمل ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لا تذبحوا الا مسنۃ، الا ان یعسر علیکم، فتذبحوا جذعۃ من الضان" ترجمہ: تم صرف مسنہ (یعنی ایک سال کی بکری، دو سال کی گائے اور پانچ سالہ اونٹ) کی قربانی کرو، ہاں اگر تم کو دشوار ہو، تو دنبے یا بھیڑ کا چھ ماہہ بچہ ذبح کر دو"۔

(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب سن الاضحیہ، جلد2، صفحہ155، مطبوعہ کراچی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ قربانی کے جانوروں کی عمر کے حوالے سے لکھتے ہیں: اونٹ پانچ سال کا، گائے دو سال کی، بکرا (اس میں بکری، دُنبہ، دُنبی اور بھیڑ (نر و مادہ) دونوں شامل ہیں) ایک سال کا۔ اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ ہاں دُنبہ یا بھیڑ کا چھ مہینے کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد3، صفحہ340، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

29 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/ 19 جون 2023ء

بیوی صاحب نصاب ہو تو قربانی شوہر کرے یا عورت

سوال: اگر عورت صاحب نصاب ہو تو کیا اس کا شوہر اس کی طرف سے قربانی کرے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر عورت صاحب نصاب ہو تو عورت پر قربانی واجب ہے اور عورت پر اپنی طرف سے قربانی کرنا لازم ہے شوہر پر عورت کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہاں اگر شوہر عورت کی طرف سے اس کی اجازت (صراحتاً یا دلالۃً) سے قربانی کرتا ہے تو عورت کا واجب ساقط ہو جائے گا۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: قربانی واجب ہونے کے شرائط یہ ہیں: 1: اسلام یعنی غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں۔ 2: اقامت یعنی مقیم ہونا، مسافر پر واجب نہیں۔ 3: تونگری یعنی مالک نصاب ہونا یہاں مالداری سے مراد وہی ہے جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے وہ مراد نہیں جس سے زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ 4: حریت یعنی آزاد ہونا جو آزاد نہ ہو اوس پر قربانی واجب نہیں کہ غلام کے پاس مال ہی نہیں لہذا عبادت مالیہ اوس پر واجب نہیں۔ مرد ہونا اس کے لیے شرط نہیں۔ عورتوں پر واجب ہوتی ہے جس طرح مردوں پر واجب ہوتی ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 332، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید آگے فرماتے ہیں: بالغ اولاد یا زوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اُن سے اجازت طلب کرے اگر ان سے اجازت لئے بغیر کر دی تو ان کی طرف سے واجب ادا نہیں ہوگا۔

(بہارِ شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 428، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

29 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 19 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO: 923471932267

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

ساڑھے سات تولہ سے کم سونا ہو تو قربانی کا حکم

سوال: کسی عورت کے پاس صرف 3 تولہ سونا ہو تو کیا وہ صاحب نصاب ہے؟ اس پر قربانی واجب ہوگی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں اگر عورت کے پاس قربانی کے دنوں میں سونے کے ساتھ چاندی ہو یا حاجات اصلیہ (یعنی وہ چیزیں جن کی انسان کو حاجت رہتی ہے، جیسے رہائش گاہ، خانہ داری کے وہ سامان جن کی حاجت ہو، سواری اور پہننے کے کپڑے وغیرہ ضروریاتِ زندگی) سے زائد سامان وغیرہ ہو اگرچہ چند روپے کا ہو تو قربانی واجب ہوگی کیونکہ اس کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی جتنی بن جائے گی اور یہ قربانی کا نصاب ہے اور اگر صرف سونا ہی ہو اور حاجات اصلیہ سے زائد سامان یا پیسے وغیرہ کچھ بھی نہ ہو تو قربانی واجب نہیں ہوگی کیونکہ صرف سونا ہو تو اس کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے اس سے کم میں قربانی واجب نہیں۔ بدائع الصنائع میں ہے: "فلا بد من اعتبار الغنى وهو أن يكون في ملكه مائتا درهم أو عشرون دينارا أو شيء تبلغ قيمته ذلك سوى مسكنه وما يتأثث به وكسوته وخادمه وفرسه وسلاحه و مالا يستغنى عنه وهو نصاب صدقة الفطر" ترجمہ: (قربانی میں) مالداری کا اعتبار ہونا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ملکیت میں دو سو درہم (ساڑھے باون تولہ چاندی) یا بیس دینار (ساڑھے سات تولہ سونا) ہوں یا رہائش، خانہ داری کے سامان، کپڑے، خادم، گھوڑا، ہتھیار اور وہ اشیاء جن کے بغیر گزارہ نہ ہو، ان کے علاوہ کوئی ایسی چیز ہو، جو اس (دو سو درہم یا بیس دینار) کی قیمت کو پہنچتی ہو اور یہ ہی صدقہ فطر کا نصاب ہے۔

(بدائع الصنائع، کتاب التضحیہ، جلد 4، صفحہ 196، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

كتبـــــــــه
انتظار حسین مدنی کشمیری
29 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 19 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

قربانی کے جانور کی رسی کا حکم

سوال: قربانی کے جانور کی رسی کا کیا حکم ہے اس کا کیا، کیا جاے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قربانی کے جانور کی رسی، زینت کا سامان، وغیرہ صدقہ کر دینا مستحب ہے پاس بھی رکھ لیں تو حرج نہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اوس (قربانی کے جانور) کی جھول اور رسی اور اوس کے گلے میں ہار ڈالا ہے وہ ہار ان سب چیزوں کو صدقہ کر دے۔

(بہار شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ 345، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

8ذو الحجۃ الحرام 1444ھ/27جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471932267

780

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

کم عمر والے فربہ جانور کی قربانی کا حکم

سوال: قربانی کے جانور کی عمر کم ہو لیکن دیکھنے میں وہ پکے دانتوں والے جانور کی طرح فربہ ہو تو کیا اسکی قربانی جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

قربانی کے جانور کے لیے عمر مکمل ہونا ضروری ہے اگر عمر مکمل نہ ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں قربانی کے جانور کی عمر بکری، بکرے میں ایک سال گائے میں دو سال اور اونٹ میں 5 سال کا ہونا شرط ہے ہاں بھیڑ یاد نبے کا چھ مہینے کا بچہ اگر اتنا فربہ ہو کہ دور سے دیکھنے میں ایک سال کا لگے تو اس کی قربانی جائز ہے ورنہ ایک سال عمر لازمی ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لاتذبحوا الا مسنة، الا ان يعسر عليكم، فتذبحوا جذعة من الضان" ترجمہ: تم صرف مسنہ (یعنی ایک سال کی بکری، دو سال کی گائے اور پانچ سالہ اونٹ) کی قربانی کرو، ہاں اگر تم کو دشوار ہو، تو دنبے یا بھیڑ کا چھ ماہہ بچہ ذبح کر دو"۔ (صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب سن الاضحیہ، جلد 2، صفحہ 155، مطبوعہ کراچی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ قربانی کے جانوروں کی عمر کے حوالے سے لکھتے ہیں: اونٹ پانچ سال کا، گائے دو سال کی، بکرا (اس میں بکری، دُنبہ، دُنبی اور بھیڑ (نر و مادہ) دونوں شامل ہیں) ایک سال کا۔ اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ ہاں دُنبہ یا بھیڑ کا چھ مہینے کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، جلد 3، صفحہ 340، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

8 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ / 27 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471932267

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

قربانی کے جانور کے کھیر والے دانت گرنا ضروری ہے؟

سوال: کیا قربانی کے جانور کے لیے دوندا ہونا ضروری ہے؟ اگر کھیر والے دانت نہ گرے ہوں لیکن عمر مکمل ہو تو کیا قربانی ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قربانی کے جانور کے لیے عمر مکمل ہونا ضروری ہے کھیر والے دانت گرنا شرط نہیں قربانی کے جانور کی عمر بکری، بکرے میں ایک سال گائے میں دو سال اور اونٹ میں 5 سال کا ہونا شرط ہے ہاں بھیڑ یا دنبے کا چھ مہینے کا بچہ اگر اتنا فربہ ہو کہ دور سے دیکھنے میں ایک سال کا لگے تو اس کی قربانی جائز ہے ورنہ ایک سال عمر لازمی ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لاتذبحوا الا مسنة، الاان یعسر علیکم، فتذبحوا جذعة من الضان" ترجمہ: تم صرف مسنہ (یعنی ایک سال کی بکری، دو سال کی گائے اور پانچ سالہ اونٹ) کی قربانی کرو، ہاں اگر تم کو دشوار ہو، تو دنبے یا بھیڑ کا چھ ماہہ بچہ ذبح کردو"۔ (صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب سن الاضحیہ، جلد 2، صفحہ 155، مطبوعہ کراچی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ قربانی کے جانوروں کی عمر کے حوالے سے لکھتے ہیں: اونٹ پانچ سال کا، گائے دو سال کی، بکرا (اس میں بکری، دُنبہ، دُنبی اور بھیڑ (نر و مادہ) دونوں شامل ہیں) ایک سال کا۔ اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ ہاں دُنبہ یا بَھیڑ کا چھ مہینے کا بچّہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، جلد 3، صفحہ 340، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

8 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/ 27 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO: 923471912267

782

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

گائے کے شرکاء میں کوئی بدمذہب ہو تو

سوال: گائے کے شرکاء میں سے ایک بدمذہب ہو تو قربانی کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

گائے کے شرکاء میں اگر کوئی ایسا بدمذہب ہو جس کی بدمذہبی حد کفر تک ہو تو کسی کی بھی قربانی درست نہیں ہو گی اور اگر بدمذہبی حد کفر تک نہ ہو تو قربانی اگرچہ ہو جائے گی البتہ بدمذہب کو حصہ دار نہ بنایا جائے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: أو كان شريك السبع من يريد اللحم أو كان نصرانيا ونحو ذلك لا يجوز للآخرين أيضا كذا في السراجية ترجمہ: اور اگر ان سات حصہ داروں میں سے کسی کا ارادہ گوشت کا ہو یا ان میں سے کوئی نصرانی ہو یا اسی طرح کے مثلاً کافر و مرتد تو یہ قربانی باقیوں کے لئے جائز نہیں ایسے ہی سراجیہ میں ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الاضحیۃ، جلد 5، صفحہ 376، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: گائے کے شرکا میں سے ایک کافر ہے یا ان میں ایک شخص کا مقصود قربانی نہیں ہے بلکہ گوشت حاصل کرنا ہے تو کسی کی قربانی نہ ہوئی۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 343، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ/25 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

تکبیر تشریق کے احکام

سوال: تکبیر تشریق کون سی ہے؟ یہ کب سے کب تک پڑھنی ہوتی ہے؟ یہ پڑھنا فرض ہیں یا واجب؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

تکبیر تشریق یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُط اللّٰہُ اَکْبَرُط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُط اللّٰہُ اَکْبَرُط وَلِلّٰہِ الْحَمْد یہ تکبیر 9 ذوالحجۃ الحرام کی نماز فجر سے 13 ذوالحجۃ الحرام کی نماز عصر تک ہر اس نماز کے بعد ایک بار پڑھنا واجب ہے جو مسجد کی جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: نویں(9) ذُوالحِجۃِ الحَرام کی نمازِ فَجر سے تیرھویں(13) کی نمازِ عصر تک پانچوں وَقت کی فرض نمازیں جو مسجد کی جماعتِ مُستَحبّہ کے ساتھ اَدا کی گئیں ان میں ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور 3 بار افضل اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں، وہ یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُط اللّٰہُ اَکْبَرُط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُط اللّٰہُ اَکْبَرُط وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔ تکبیرِ تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً کہنا واجب ہے۔

(بہارِ شریعت جلد 1، حصہ 4، صفحہ 784-785، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ / 25 جون 2023ء

ایام تشریق کی قضا نماز کے بعد تکبیر تشریق کہنا

سوال: ایام تشریق والے ایام میں جو نماز قضا ہو جائے تو اس کی قضا پڑھنے کے بعد کیا تکبیر تشریق کہنا واجب ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اکیلے نماز پڑھنے والے پر یا اکیلے ان دنوں کی قضا نماز پڑھنے والے پر تکبیر تشریق کہنا واجب نہیں کہہ لے تو بہتر ہے ہاں اسی سال کی ان دنوں کی قضا نماز انہی دنوں میں اگر جماعت سے پڑھے تو تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اور دِنوں میں نماز قضا ہوگئی تھی ایام تشریق میں اس کی قضا پڑھی تو تکبیر واجب نہیں۔ یوہیں ان دنوں کی نمازیں اور دنوں میں پڑھیں جب بھی واجب نہیں۔ یوہیں سال گذشتہ کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اس سال کے ایام تشریق میں پڑھے جب بھی واجب نہیں، ہاں اگر اسی سال کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اسی سال کے انھیں دنوں میں جماعت سے پڑھے تو واجب ہے۔ منفرد (اکیلے نماز پڑھنے والا) پر تکبیر واجب نہیں۔ مگر منفرد بھی کہہ لے کہ صاحبین کے نزدیک اس پر بھی واجب ہے۔

(بہارِ شریعت جلد 1، حصہ 4، صفحہ 786، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

8 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ/ 27 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471992267

785

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

منت واجبہ وغیر واجبہ

سوال: کون سی منت شرعی ہے اور کون سی غیر شرعی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ہر اس عبادت کی منت ماننا جس کی قبیل سے کوئی فرض یا واجب ہو تو ایسی منت شرعی منت ہے اور اس منت کو پورا کرنا واجب ہوتا ہے جیسے نماز، روزے، درود پاک، بکرا ذبح کرنے وغیرہ کی منتیں اور ایسے کام کی منت ماننا جس کی قبیل سے کوئی فرض یا واجب نہ ہو تو ایسی منت شرعی منت نہیں ہوتی اس کا پورا کرنا لازم نہیں جیسے میلاد شریف کی منت کہ اس کا پورا کرنا مستحب ہے لیکن واجب نہیں ایسے ہی، مزار پر چادر چڑھانے کی منت، نیاز دینے کی منت وغیرہ لیکن یہ اچھے کاموں کی منتیں ہیں پورا کرلیں تو بہتر ہے لیکن انہیں پورا کرنا واجب نہیں۔ حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: فما کان من جنسہ عبادۃ أوجبھا اللہ تعالی صح نذرہ والالا
ترجمہ: تو جس کی جنس سے کوئی ایسی عبادت کو جسے اللہ نے لازم کیا ہے تو اسکی نذر درست ہوگی ورنہ نہیں۔

(حاشیۃ الطحطاوي علی مراقي الفلاح شرح نور الایضاح، کتاب الصوم، باب مایلزم الوفاء بہ، صفحہ 693، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

مجمع الانہر میں ہے: لم یلزم الناذر مالیس من جنسہ فرض ترجمہ: جس کی جنس سے فرض نہ ہو وہ منت ماننے والے پر لازم نہیں ہوتی۔

(مجمع الانھر، کتاب الأیمان، فصل حروف القسم، جلد 1، صفحہ 547، دار احیاء التراث العربی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

21 ذو القعدۃ الحرام 1444ھ/11 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471952267

786

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

بلا اختیار غلطی سے قسم اٹھائی تو اس کا حکم

سوال: بلا اختیار آنے والے زمانے کی قسم اٹھائی تو کیا حکم ہے؟ اور ایسی قسم کا کفارہ دینا ہوگا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قسم چاہے جان بوجھ کر اٹھائی جائے یا بھول کر یا غلطی سے بہر صورت واقع ہو جائے گی اور اسے توڑنے پر کفارہ بھی لازم ہوگا۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: غلطی سے قسم کھا بیٹھا مثلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی لاؤ یا پانی پیوں گا اور زبان سے نکل گیا کہ خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا یا یہ قسم کھانا نہ چاہتا تھا دوسرے نے قسم کھانے پر مجبور کیا تو وہی حکم ہے جو قصداً (جان بوجھ کر) اور بلا مجبور کیے قسم کھانے کا ہے یعنی توڑے گا تو کفارہ دینا ہوگا قسم توڑنا اختیار سے ہو یا دوسرے کے مجبور کرنے سے قصداً ہو یا بھول چوک سے ہر صورت میں کفارہ ہے بلکہ اگر بیہوشی یا جنون میں قسم توڑنا ہوا جب بھی کفارہ واجب ہے جب کہ ہوش میں قسم کھائی ہو اور اگر بے ہوشی یا جنون میں قسم کھائی تو قسم نہیں کہ عاقل ہونا شرط ہے اور یہ عاقل نہیں۔

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 9، صفحہ 303، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ / 25 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO: 923471952267

787

آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

ابو القاسم کنیت رکھنا کیسا؟

سوال: ابو القاسم کنیت رکھنا کیسا؟

یوزر آئی ڈی: محمد سلیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ابو القاسم کنیت رکھنا بلکل جائز ہے شرعا اس میں کوئی حرج نہیں۔ رد المحتار میں ہے: (ومن كان اسمه محمدا لا بأس بأن يكنى أبا القاسم) لأن قوله ـ عليه الصلاة والسلام ـ «سموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي» قد نسخ لأن عليا ـ رضي الله عنه ـ كنى ابنه محمد بن الحنفية أبا القاسم ترجمہ: اور جس کا نام محمد ہو تو اس کی کنیت ابو القاسم رکھنے میں حرج نہیں اس لیے کہ حضور ﷺ کا فرمان کہ تم میرے نام کیساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ رکھو منسوخ ہے کیونکہ علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے محمد حنفیہ کی کنیت ابو القاسم رکھی۔

(فتاوی شامی، جلد 6، صفحہ 417، دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جس کا نام محمد ہو وہ اپنی کنیت ابو القاسم رکھ سکتا ہے اور حدیث میں جو ممانعت آئی ہے، وہ حضور اقدس ﷺ کی حیاتِ ظاہری کے ساتھ مخصوص تھی، کیونکہ اگر کسی کی یہ کنیت ہوتی اور اس کے ساتھ پکارا جاتا تو دھوکا لگتا کہ شاید حضور (ﷺ) کو پکارا۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 605-606، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذو القعدۃ الحرام 1444ھ/6 جون 2023ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

788

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

ایک ہی سورت کی کثرت سے تلاوت

سوال: ایک بابا جی سے دم کروایا انہوں نے کہا کہ تم روز ہی ایک صورت کثرت سے پڑھتے ہو اس سے عمل الٹا ہو جاتا ہے لہذا ایک ہی سورت کثرت سے نہیں پڑھنی چاہیے کیا یہ درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عامل کا یہ کہنا کہ ایک سورت کو کثرت سے پڑھنا نقصان دہ ہے بلکل غلط و خلاف شرع بات ہے قرآن پاک لوگوں کے لیے شفاء ہے جتنی کثرت سے پڑھیں فائدہ وثواب ہی حاصل ہو گا نہ کہ نقصان۔ قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ ترجمہ کنز الایمان: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔

(پ15، بنی اسرآءیل:82)

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ، والحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لا أقول: ألم حَرْفٌ، ولٰكِنْ: أَلِفٌ حَرْفٌ، ولَامٌ حَرْفٌ، ومِيمٌ حَرْفٌ ترجمہ: جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا، اس کے لیے اس کے بدلے میں ایک نیکی ہے اور یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور "م" ایک حرف ہے۔

(ترمذی کتاب فضائل القرآن من رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۲/۱۷۵، رقم ۲۹۱۰)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

21 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/11 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471952267

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

جان پڑ جانے کے بعد حمل ساقط کرنا

سوال: ڈاکٹر کہتے ہیں کہ پیٹ میں بچے کے دماغ میں پانی ہے تو کیا ہم 5 ماہ کے بچے کی ڈلیوری کرواسکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

5 ماہ کے بچے میں جان پڑ چکی ہوتی ہے اور جان پڑنے کے بعد حمل ساقط کروانا ناجائز و حرام اور ایسا کرنے والا گویا قاتل ہے لہذا پوچھی گئی صورت میں حمل ساقط نہ کروایا جائے بلکہ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کی جائے کہ بچہ صحت مند پیدا ہو۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جان پڑ جانے کے بعد اسقاط حمل حرام ہے، اور ایسا کرنے والا گویا قاتل ہے، اور جان پڑنے سے پہلے اگر کوئی ضرورت ہے تو حرج نہیں۔

(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 207، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

21 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/11 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471952267

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

مردوں کا پیچھے سے لمبے بال رکھنا کیسا؟

سوال: بے بی کٹ کروانے کا کیا حکم ہے اس میں یہ ہوتا ہے کہ پیشانی کی طرف سے بال چھوٹے کروائے جاتے ہیں اور پیچھے سے لمبے چھوڑ دیے جاتے ہیں اور ایسے بال مرد نہیں رکھتے اس کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت پر بال کٹوانا اور اس طریقے سے بال رکھنا ناجائز و حرام ہے کہ یہ عورتوں سے مشابہت ہے اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرنا مرد کے لیے جائز نہیں۔ بخاری شریف میں ہے:: "عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال: لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبھین من الرجال بالنساء، والمتشبھات من النساء بالرجال "ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبھون بالنساء، جلد2 صفحہ874، مطبوعہ کراچی)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: عورتوں کی طرح کندھوں سے نیچے بال رکھنا مرد کے لیے حرام ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ600، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ
انتظار حسین مدنی کشمیری
21 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/11 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471992267

جان جانے کا خطرہ ہو تو حرام کھانے کا حکم

سوال: کسی جگہ موجود ہوں اور بھوک کی شدت ہو اور پاس گھوڑا یا گھوڑی موجود ہوں تو گھوڑے کو ذبح کر کے اس کا گوشت کھانا اور گھوڑی کا دودھ پینا جائز ہو گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

محض بھوک کی شدت کی وجہ سے حرام کھانے کی اجازت نہیں ہاں اگر ایسی صورت پیش آئے کہ بندہ کسی ایسی جگہ موجود ہو جہاں دور، دور تک کھانے، پانی کا نام ونشان نہ ہو اور بندے کے پاس کھانے پینے کے لیے کچھ نہ ہو اور جان جانے کا اندیشہ ہو تو بقدر ضرورت اتنا گھوڑے کا گوشت کھانا یا گھوڑی کا دودھ پینا جس سے جان بچ جائے جائز ہے اس سے زیادہ کھانا، پینا ناجائز و گناہ ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِۚ-فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِؕ-اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(173) ترجمہ: اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور حرام کئے ہیں جس کے ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام بلند کیا گیا تو جو مجبور ہو جائے حالانکہ وہ نہ خواہش رکھنے والا ہو اور نہ ضرورت سے آگے بڑھنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت 173)

اس آیت کے تحت صراط الجنان میں خازن کے حوالے سے ہے: مُضطر یعنی مجبور جسے حرام چیزیں کھانا حلال ہے وہ ہے جو حرام چیز کے کھانے پر مجبور ہو اور اس کو نہ کھانے سے جان چلی جانے کا خوف ہو اور کوئی حلال چیز موجود نہ ہو خواہ بھوک یا غربت کی وجہ سے یہ حالت ہو یا کوئی شخص حرام کے کھانے پر مجبور کرتا ہو اور نہ کھانے کی صورت میں جان کا اندیشہ ہو ایسی حالت میں جان بچانے کے لیے حرام چیز کا قدرِ ضرورت یعنی اتنا کھا لینا جائز ہے کہ ہلاکت کا خوف نہ رہے بلکہ اتنا کھانا فرض ہے۔ (خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۷۳، ۱ / ۱۱۳)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 18 جون 2023ء

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

سسر کے ہاتھ پاؤں دبانا کیسا؟

سوال: بہو کا سسر کے ہاتھ پاؤں دبانا کیسا؟

یوزر آئی ڈی: عمران حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بہو اور سسر کے درمیان اگرچہ حرمت مصاہرت کے سبب پردہ نہیں ہے لیکن ہاتھ پاؤں دبانے، دبوانے سے شہوت پیدا ہونے کا خدشہ ہے لہذا اس سے اجتناب چاہیے کیونکہ اگر بلا حائل چھونے سے شہوت پیدا ہوئی اور انزال نہ ہوا تو بہو بیٹے پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے گی لہذا حتی الامکان اس سے بچنا چاہیے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/ 18 جون 2023ء

اللہ کے ایسے نام جو مخلوق کیلیے بغیر عبد استعمال کرنا حرام ہیں

سوال: اللہ پاک کے ایسے کون سے نام ہیں جو کسی شخص کے لیے ہوں تو بغیر عبد کے انہیں پکارنا حرام ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

وہ نام جو اللہ رب العزت کے لیے خاص ہیں جیسے اللہ، رحمن، قدوس، قیوم وغیرہ ان اسماء کو جب مخلوق کے لیے استعمال کیا جائے تو بغیر عبد کے پکارنا، ناجائز و حرام ہے اور جو نام اللہ رب العزت کے ساتھ خاص نہیں جیسے، عزیز، رحیم، کریم، عظیم، علیم، وغیرہ انہیں بغیر عبد لگائے بھی پکارنا جائز ہے۔ فتاوی مصطفویہ میں ہے: "بعض اسماء الہیہ جو اللہ عزوجل کے لیے مخصوص ہیں جیسے اللہ، قدوس، رحمن، قیوم وغیرہ انہیں کا اطلاق غیر پر کفر ہے، ان اسماء کا نہیں، جو اس کے ساتھ مخصوص نہیں جیسے عزیز، رحیم، کریم، عظیم، علیم، حی وغیرہ۔ بعض وہ ہیں جن کا اطلاق مختلف فیہ ہے، جیسے قدیر، مقتدر وغیرہ۔"

(فتاوی مصطفویہ، صفحہ 90، مطبوعہ شبیر برادرز، لاھور)

مجمع الانہر میں ہے: "اطلق علی المخلوق من الاسماء المختصۃ بالخالق نحو القدوس والقیوم والرحمن وغیرھا یکفر" ترجمہ اگر کوئی شخص اللہ تعالی کے اسماء مختصہ (یعنی مخصوص ناموں) میں سے کسی نام کا اطلاق مخلوق پر کرے جیسے اسے (یعنی مخلوق کے کسی فرد کو) قدوس، قیوم یا رحمن کہے تو یہ کفر ہو جائے گا۔

(مجمع الانہر، جلد 2 صفحہ 504، مطبوعہ کوئٹہ)

در مختار میں ہے: "وجاز التسمیۃ بعلی ورشید وغیرھما من الاسماء المشترکۃ ویراد فی حقنا غیر ما یراد فی حق اللہ تعالی .لکن التسمیۃ بغیر ذلک فی زماننا اولی لان العوام یصغرونھا عند النداء" ترجمہ: اسماء مشترکہ میں سے علی، رشید وغیرہ نام رکھنا جائز ہے اور (ان اسماء سے) جو معنی اللہ تعالی کے لیے مراد لیے جاتے ہیں ہمارے حق میں اس کے علاوہ معنی مراد لیے جائیں گے، لیکن ہمارے زمانے میں ایسے ناموں کے علاوہ نام رکھنا بہتر ہے کیونکہ عوام پکارتے وقت ان ناموں کی تصغیر کرتے ہیں۔

(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الحظر والاباحہ، جلد 9، صفحہ 689,688، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 18 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: 923471932267

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

سٹرنگ بوتل پینا کیسا؟

سوال: سٹرنگ بوتل پینے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سٹرنگ بوتل پینا فی نفسہ جائز ہے شرعا کوئی قباحت نہیں البتہ طبّی حوالے سے اس کے نقصانات ہیں جس پر کئی ڈاکٹرز کے بیانات بھی ہیں اور بہت سوں کو اس کے پینے سے نقصان بھی ہوا لہذا اسے پینے سے اجتناب کیا جائے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

29 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/ 19 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471952267

سانپ کو مارنا کیسا؟

سوال: سانپ کے بارے میں کیا شرعی حکم ہے؟ اسے مار سکتے ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سانپ کو مارنا بالکل جائز بلکہ مستحب ہے کیونکہ یہ نقصان پہنچانے والا جانور ہے حدیث پاک میں اسے قتل کرنے کی ترغیب موجود ہے ہاں چند قسم کے سانپوں کو بغیر تنبیہ کے مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ سانپ کو مارنے کے متعلق حدیثِ پاک میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اقتلوا الحیات کلھن فمن خاف ثارھن فلیس منی" یعنی تمام سانپوں کو قتل کرو، جو ان کے بدلہ لینے کے ڈر سے چھوڑ دے وہ مجھ سے نہیں۔

(ابوداؤد، جلد2، صفحہ372، مطبوعہ لاہور)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "قتل سانپ کا مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم کیا ہے یہاں تک کہ اس کے قتل کی حرم میں اور محرم کو بھی اجازت ہے اور جو خوف سے چھوڑ دے، اس کے لیے لفظ "لیس منی" حدیث میں وارد۔"

بغیر تنبیہ کے جن سانپوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے ان کا بیان کرتے ہوئے امام اہلسنت امام احمد رضا خان فرماتے ہیں: "قتل اسی سانپ کا کہ سپید رنگ ہے اور سیدھا چلتا ہے یعنی چلنے میں بل نہیں کھاتا قبل انذار و تحذیر کے ممنوع ہے، اور اسی طرح وہ سانپ جو مدینہ کے گھروں میں رہتے ہیں بے انذار و تحذیر کے نہ قتل کیے جائیں مگر ذوا لطفیتین کہ اس کی پیٹھ پر دو خط سپید ہوتے ہیں اور ابتر کہ ایک قسم ہے سانپ کی کبود رنگ کوتاہ دم، اور ان دونوں قسم کے سانپوں کا خاصہ ہے کہ جس کی آنکھ پر ان کی نگاہ پڑ جائے اندھا ہو جائے، زنِ حاملہ اگر انہیں دیکھ لے حمل ساقط ہو کہ اس طرح کے سانپ اگر مدینہ طیبہ کے گھروں میں بھی رہتے ہوں تو ان کا مارنا بے انذار کے جائز ہے۔۔۔ بالجملہ قتل سانپ کا مستحب اور سپید اور ساکن بیوت مدینہ کا سوا ذوا لطفیتین اور ابتر کے بے انذار و تحذیر کے ممنوع ہے مگر طحاوی کے نزدیک بے انذار میں بھی کچھ حرج نہیں اور انذار اولیٰ ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد24، صفحہ645-652، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملخصاً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کتبــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

29 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/ 19 جون 2023ء

796

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا

سوال: قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جان بوجھ کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہِ تنزیہی و مکروہ و ناپسندیدہ و بے ادبی والا عمل ہے لہذا اس سے بچنا چاہیے۔ تنویر الابصار مع الدر میں ہے: ''کرہ مد رجلیه فی نوم او غیرہ الیھا(ای عمدا لانه اساءۃ ادب'' ترجمہ: جان بوجھ کر قبلہ کی طرف پاؤں کر کے سونا یا اس کے علاوہ جان بوجھ کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے، کیونکہ اس میں قبلہ کی بے ادبی ہے۔

(تنویر الابصار مع الدر، جلد2، صفحہ515تا516، مطبوعہ پشاور)

علامہ طحطاوی علیہ الرحمۃ اس کے تحت فرماتے ہیں: ''(عمدا)ای من غیر عذر اما بالعذر او السھو فلا(قوله لانه اساءۃ ادب)افاد ان الکراھۃ للتنزیه'' ترجمہ: جان بوجھ کر بغیر عذر کے قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے، بہر حال عذر یا بھول سے ہو، تو مکروہ نہیں۔ ''کیونکہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا بے ادبی ہے'' یہ کلام اس بات کا فائدہ دے رہا ہے کہ اس کراہت سے مراد کراہت تنزیہی ہے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر، جلد1، صفحہ276، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6ذوالحجۃ الحرام1444ھ/25جون2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471912267

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

غیر مسلم سے سود لینے کا حکم

سوال: کیا غیر مسلم سے سود لینا جائز ہے؟

یوزر آئی ڈی: نور فدا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

موجودہ دور کے کفار حربی ہیں اور حربی کافر سے سود لینا جائز ہے کہ مسلمان اور حربی کافر کے درمیان سود نہیں ہاں اسے سود سمجھ کر نہ لے بلکہ مال مباح سمجھ کر لے۔ ہدایہ میں ہے: "لَا رِبٰوا بَیْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِیِ" ترجمہ: مسلمان اور حربی کافر کے درمیان سود نہیں ہوتا۔ (ہدایہ آخرین، صفحہ 90)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اگر قرض دیا اور زیادہ لینا قرار پایا تو مسلمان سے حرام قطعی اور ہندو سے جائز جبکہ اسے سود سمجھ کر نہ لے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 17، صفحہ 327، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/25 جون 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

چاند کی مبارکباد دینا کیسا؟

سوال: چاند کی مبارکباد دینا کیسا ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ چاند کی مبارکباد دینا اسلام میں نہیں۔

یوزر آئی ڈی: عبدالمنان علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

کسی بھی مہینے کے چاند کی مبارک باد دینا بلکل جائز ہے کوئی گناہ نہیں کیونکہ شریعت مطہرہ میں کسی دن یا مہینے یا چاند کی مبارکباد دینے کے بارے میں ممانعت نہیں آئی اور جس چیز کی ممانعت شریعت میں نہ ہو وہ کام بلکل جائز ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللهُ فِیْ کِتَابِهٖ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللهُ فِیْ کِتَابِهٖ، وَمَا سَکَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ ترجمہ: حلال وہ ہے جسے اللہ پاک نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جسے اللہ پاک نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور جس سے خاموشی اختیار فرمائی (یعنی منع نہ فرمایا) تو وہ معاف ہے (یعنی اس کے کرنے پر کوئی گناہ نہیں ہے)۔

(سنن ترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی لبس الفراء، صفحہ 434، رقم الحدیث: 1726، دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ / 25 جون 2023ء

جانور پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے برا

سوال: کیا غیر موذی جانوروں پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے؟

یوزر آئی ڈی: محمد شان عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جانوروں پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے بھی زیادہ برا عمل ہے کیونکہ مسلمان پر ظلم ہو تو وہ کسی سے مدد مانگ کر اپنی مدد کروا سکتا ہے لیکن جانور بے زبان کس کو بتا پائے گا۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: یہ بھی ضرور ہے کہ بلاوجہ جانور کو نہ مارے اور سر یا چہرہ پر کسی حالت میں ہر گز نہ مارے کہ یہ بالاجماع ناجائز ہے۔ جانور پر ظلم کرنا ذمی کافر پر ظلم کرنے سے زیادہ برا ہے اور ذمی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی برا کیونکہ جانور کا کوئی معین و مددگار اللہ (عزوجل) کے سوا نہیں اس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 363، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/25 جون 2023ء

انسان اور جانور کے چہرے پر مارنا

سوال: کسی انسان یا جانور کے چہرے پر مارنے کی اجازت نہیں اس کی کوئی دلیل دیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: محمد شان عطاری

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

چہرہ چاہے انسان کا ہو یا جانور کا اس پر مارنا جائز نہیں۔ صحیح مسلم میں ہے: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ، حدثنا علی بن مسھر، عن ابن جریج، عن ابی الزبیر، عن جابر، قال: نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضرب فی الوجہ، وعن الوسم فی الوجہ ترجمہ: علی بن مسہر نے ابن جریج سے، انھوں نے ابو زبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ منہ پر مارا جائے یا منہ پر نشانی ثبت کی جائے۔

(صحیح مسلم، حدیث نمبر: 5550)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: یہ بھی ضرور ہے کہ بلاوجہ جانور کو نہ مارے اور سر یا چہرہ پر کسی حالت میں ہر گز نہ مارے کہ یہ بالاجماع ناجائز ہے۔

(بہار شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ363، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6ذوالحجۃ الحرام1444ھ/25جون2023ء